صوفیوں کے متعلق

امامیہ اثنا عشریہ شیعوں کا موقف

تالیف

عبداللہ بن محمد

موقف

الشيعة الإمامية الإثني عشرية من الصوفية

صوفیوں کے متعلق

امامیہ اثنا عشریہ شیعوں کا موقف

بسم الله الرحمن الرحيم

صوفیوں کے متعلق

امامیہ اثنا عشریہ شیعوں کا موقف

تالیف

عبداللہ بن محمد

مقدمہ

تمام تعریفیں اللہ تعالی کے لئے ہیں جو سارے جہان کا پروردگار ہے، اور درود وسلام نازل ہو ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جنہیں ساری کائنات کے لئے رحمت بنا کر مبعوث کیا گیا، حمد وصلاۃ کے بعد:

علم کے متلاشیوں اور شیعوں کے عقیدے کی شد بد رکھنے والوں پر یہ بات مخفی نہیں ہے کہ غیر شیعہ کے بارے میں شیعوں کا کیا عقیدہ اور نظریہ ہے، یہ اپنے مخالفین کو کافر اور گمراہ قرار دیتے ہیں، چاہے وہ خود شیعوں کے ہی فرقے زیدیہ اور اسماعیلیہ وغیرہ ہی کیوں نہ ہوں، ان کی نگاہ میں جملہ مخالفین کافر اور بدعتی ہیں (۱)۔

امامی اثنا عشری شیعہ اپنے آپ کو ناجی اور طائفۂ منصورہ سمجھتے ہیں جیسا کہ علماء امامیہ شیعہ مثلاً النوبختی، القمی اور القشی وغیرہ نے اس کا اعتراف کیا ہے، لیکن یہ ہماری کتاب کا موضوع نہیں ہے۔

---

(۱) دیکھیئے عبداللہ السّلفی کی کتاب " الشيعة الإمامية الاثناعشرية وتكفيرهم لعموم المسلمين " اور ڈاکٹر عبدالرحمٰن دمشقی کی کتاب " ظاهرة التكفير فی مذهب الشيعة الإمامية الاثني عشرية " اور ریسرچ اسکالر عبدالملک الشافعی کی کتاب: " الفكر التكفيري عندالشيعة حقية أم افتراء ".

سوال: صوفیوں کے بارے میں اثناعشری امامی شیعوں کا کیا عقیدہ ہے اور اس بارے میں ایک مستقل کتاب کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

جواب: اکثر بیشتر وہ لوگ جنہوں نے عبادت میں تصوف کا راستہ اپنایا علماء شیعہ امامیہ اوران کے متبعین کے نزدیک ان کی کوئی قدرومنزلت نہیں ہے، اوراثناعشری شیعوں کے بارے میں اپنی طرف سے کچھ لکھنے سے پہلے مناسب سمجھ رہا ہوں کہ صوفیوں کے رد میں علماء شیعہ امامیہ کی کچھ تالیفات کا تذکرہ کرتا چلوں۔

الحرالعاملی اپنی کتاب" صوفیوں کے رد میں اثناعشری رسالہ " میں لکھتے ہیں: (کتب حدیث، کتب رجال اور آثار کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ کوئی بھی شیعہ صوفی نہیں تھا، بلکہ شیعوں کی کتابوں اور ائمہ کے کلام میں اہل تصوف کی مذمت بیان کی گئی ہے، اورانہوں نے اہل تصوف کے رد پر متعدد کتابیں تصنیف کی ہیں جن میں بعض کا تذکرہ کتب شیعہ کی فہرست میں موجود ہے)(۱).

اور کتاب کے محقق نے ان کتابوں کا تذکرہ کیا ہے جو درج ذیل ہیں:

---

(۱) الرسالۃ الاثناعشریہ، ص۱۳، الحاشیہ۔

۱- الحر العاملی کی کتاب: اہل تصوف کے رد میں اثنا عشریہ رسالہ.

۲- محقق القمی کی کتاب: اہل تصوف کا رد۔

۳- مولی اسماعیل بن محمد بن حسین المازندانی (جو خواجوئی سے مشہور ہیں) کی کتاب: اہل تصوف کا رد۔

۴- سید اعظم علی البنکوری کی کتاب: اہل تصوف کا رد۔

۵- بعض معاصرین کا اردبیلی کی کتاب حدیقۃ الشیعہ پر اضافہ کرتے ہوئے اہل تصوف کا رد۔

٦- فتح علی شاہ کے دور میں بزبان فارسی لکھی گئی کتاب: اہل تصوف کا رد۔

۷- محمد رفیع تبریزی کی کتاب: اہل تصوف کا رد (فارسی) یہ کتاب عالم فاضل سید مہدی حسینی ازدوی کی لائبریری میں موجود ہے۔

۸- امیر محمد تقی کشمیری کی کتاب: اہل تصوف کا رد۔

۹- مولی حسن بن محمد علی الیزدی کی کتاب: اہل تصوف کا رد۔

۱۰- سید دلدار علی جنہیں سیدنا بحر العلوم سے روایت کی اجازت ملی ہوئی تھی کی کتاب: اہل تصوف کا رد۔

۱۱- الحاج محمد رضا القزوینی کی کتاب: اہل تصوف کا رد۔

۱۲- مولی محمد طاہر بن حسین شیرازی نجفی قمی کی کتاب: اہل تصوف کا رد۔

۱۳- شیخ علی بن مرزا فضل اللہ المازندانی کی کتاب: اہل تصوف کا رد۔

۱۴- سید محمد علی بن محمد مومن طباطبائی کی کتاب: اہل تصوف کا رد۔

۱۵- سید فاضل بن سید قاضی ہاشمی کی بزبان فارسی کتاب: اہل تصوف کا رد۔

۱۶- شیخ محمد بن عبد علی القطیفی کی کتاب: اہل تصوف کا رد۔

۱۷- مولی مطہر بن محمد المقدادی کی بزبان فارسی کتاب: اہل تصوف کا رد۔

۱۸- مولی فتح اللہ (وفائی) کی کتاب: اہل تصوف کا رد، اوران کتابوں کے علاوہ مطبوعہ اور مخطوطہ دیگر کتابیں۔(۱)

اس کتاب کے لکھنے کا مقصد اہل سنت کو یہ بتلانا ہے کہ وہ امامیہ شیعوں کے تقیہ(۲) اوران کی ان میٹھی باتوں اور جھانسوں میں نہ آئیں جسے یہ کانفرنسوں اور جلسوں میں بیان کرتے ہیں، لہذا ان پر لازم ہے کہ اس قوم کے عقیدے، زبان

(۱) رسالہ اثناعشریہ،ص ۱۳، حاشیہ.

(۲) تقیہ: دین سمجھ کر باطن کے خلاف اظہار کرنا، یہ روافض کا اہل سنت کے خلاف بہت بڑا ہتھیار ہے جو جھوٹ اورنفاق پر مبنی ہے، عموماً روافض اس کا استعمال اہل سنت کو دھوکہ دینے کے لئے کرتے ہیں۔ مترجم

اور قلم کے متضاد نظریہ سے اچھی طرح باخبر ہیں۔

شیعوں کا یہ دعوی کرنا کہ ہم اور اہل تصوف اہل بیت کی توقیر و تعظیم اور انہیں مقتدا و رہنما بنانے میں یکساں ہیں، نیز دونوں ایک ہی چراغ سے روشنی حاصل کر رہے ہیں، بایں وجہ ہم شیعوں اور اہل تصوف کا دیگر مسلمانوں کے خلاف متحد ہونا لازم اور ضروری ہے، تو تمام اہل تصوف کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ شیعہ اپنے اس دعوے میں جھوٹے اور مکار ہیں۔

یہ شیعوں کا تقیہ ہے جسے بطور مصلحت استعمال کر رہے ہیں تاکہ شیعیت کو فروغ دے سکیں، کیونکہ شیعوں کی اہل سنت کو شیعہ بنانے کی عالمی مہم عام طور پر ہر علاقہ اور ملک میں اہل تصوف کی گھنی آبادی سے ٹکراتی ہے لہذا لازماً روافض نے تقیہ کر کے صوفیوں کی چاپلوسی کی، ان کے قریب ہوئے اور ان سے اپنے موقف کو صیغۂ راز میں رکھا۔

کتاب کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہوگی کہ شیعوں نے اہل تصوف پر کیوں حملہ کیا، اور ان پر لعن طعن حتی کہ دشنام طرازی پر اتر آئے؟ تو اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن کریم، سنت نبویہ، صحابۂ کرام اور امہات المومنین کے بارے میں اہل تصوف کا موقف وہی ہے جو موقف عموماً ایک مسلمان کا ہوتا ہے، دراصل اسی بنیاد

پر شیعوں نے اہل تصوف کے ساتھ عداوت اور دشمنی کا موقف اختیار کیا ہے۔

اللہ عزوجل کے فضل وکرم سے یہ رسالہ مختصر ہوگا جس میں امامیہ شیعوں کے ائمہ کی وہ روایتیں بنا کسی تعلیق وتعقیب کے ذکر کی جائیں گی جو اہل تصوف کی تکفیر وتضلیل کرتی ہیں اوران سے دور ہونے کا انتباہ دیتی ہیں، ایسا اس لئے تاکہ کتاب کا مطالعہ کرنے والا بذات خود فیصلہ کرے۔

اور جب بھی کتاب میں کسی شیعہ عالم کا تذکرہ آئے گا تو حاشیہ میں اس کی سوانح حیات ذکر کریں گے، امامیہ شیعی علما کے تعریفی کلمات اور ان کے نزدیک مذکورہ عالم کی علمی منزلت بھی بیان کی جائے گی تاکہ ہمیں کوئی متہم کرنے کی جرأت نہ کرسکے کہ یہ گمنام اور غیر علمی شخصیات ہیں، نیز یہ نہ کہہ سکیں کہ ہم امامیہ شیعہ پر بہتان تراشی کررہے ہیں اوران کی طرف ایسی باتیں منسوب کررہے ہیں جو نہ تو انہوں نے کہی ہیں اور نہ ہی ان کا یہ اعتقاد ہے۔(۱)

اور کتاب کی ابتدا میں مختصر تمہید باندھیں گے جس میں امامیہ شیعوں کے بعض ان عقائد کا تذکرہ کریں گے جو اہل تصوف کے عقائد سے ٹکراتے ہیں۔

---

(۱) (اور یہ مصرع صادق آئے...لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا۔)از مترجم

ہم اللہ تعالی سے دست بدعا ہیں کہ وہ اہل سنت کی نصرت وحمایت کرے اور انہیں حق پر ثابت قدم اور متحد رکھے، نیز سید المرسلین، نبی امین، ہم سب کے سردار، ہمارے مقتدا اور رہنما محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنے والا بنائے اور آپ کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے والوں میں شامل فرمائے۔

عبداللہ بن محمد

۱۴۳۵/۹/۲۰ہجری

اہل تصوف اور امامیہ شیعہ کے عقائد میں اختلافات

یہ کچھ امامیہ شیعہ کے وہ عقائد ہیں جو صوفیوں کے عقائد سے مختلف ہیں، اور یہ ایسے مواقف ہیں جس کا تعلق عقیدہ اور دین سے جڑا ہے، یہ مواقف دونوں کو نہ تو ہم آہنگ کرتے ہیں اور نہ ہی کسی داعی کو اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ وہ امامیہ شیعہ اور اہل تصوف کو ایک مان کر اس کی طرف لوگوں کو مدعو کریں۔

☆☆☆

امامیہ شیعہ قرآن میں تحریف کے قائل ہیں (۱)

امامیہ شیعہ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ ہمارے درمیان موجودہ قرآن تحریف شدہ ہے اور انہوں نے اس بارے میں متعدد روایتیں ذکر کی ہیں:

- ہشام بن سالم ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: ''یقیناً وہ قرآن جسے جبریل علیہ السلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آئے اس میں چودہ ہزار آیتیں ہیں ''(۲).

جب کہ قرآن کریم میں کل (٦٢٣٦) آیتیں ہیں، تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ قرآن جس کے دعوایدار روافض ہیں ہمارے درمیان موجودہ قرآن سے بڑا ہے جب کہ تین بار اللہ تعالی نے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ خود اس قرآن کا محافظ ہے!! معاذ اللہ.

---

(۱) دیکھیئے ڈاکٹر ناصر القفاری کی کتاب ''أصول مذهب الشيعة الامامية الاثني عشرية (عرض ونقد)'' (۱/۱۲۵-۳۰۳).

(۲) أصول الكافي (٦٣٤/٢). اور ان کے شیخ المجلسی نے اس روایت کی توثیق کی ہے، وہ اپنی کتاب (مرآة العقول) ۱۲/ ۵۲۵ میں لکھتے ہیں: حدیث قابل اعتماد ہے. آگے لکھتے ہیں خبر صحیح ہے اور یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ یہ روایت اور اس کے علاوہ بہت ساری صحیح روایتیں قرآن کے نقص اور اس میں ردوبدل واقع ہونے کے بارے میں صریح ہیں اور میرے نزدیک اس قسم کی روایتیں معناً متواتر ہیں۔

-نعمۃ اللہ الجزائری نے کہا: (روایتیں بھری پڑی ہیں بلکہ تواتر (۱) کے درجہ تک پہنچتی ہیں جو صراحتاً اس پر دلالت کرتی ہیں کہ قرآن کریم میں باعتبار کلام، مادہ اوراعراب تحریف واقع ہوا ہے)۔(۲)

- اور الحر العاملی کہتے ہیں: (کثرت سے وارد ان روایتوں اور ان کے علاوہ خبروں کو مدنظر رکھتے ہوئے اس حق کو جان لینا چاہیئے جس کے بغیر کوئی چھٹکارا ہی نہیں ہے کہ وہ قرآن جو ہمارے ہاتھوں میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس میں تبدیلی واقع ہوئی ہے اور جنھوں نے آپ کے بعد اسے جمع کیا ہے بہت سارے کلمات اور آیتوں کو ساقط کر دیا ہے!!.....اور خبروں اور روایتوں کی چھان بین کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ قرآن میں تحریف کی بات صحیح ہے اور اس پر تحریف کا حکم لگانا مذہب شیعہ کی ضروریات میں سے ہے)۔(۳)

- النوری الطبرسی نے تحریف قرآن کے اثبات میں کتاب تالیف کی ہے جس کا نام ہے: (**فصل الخطاب فی تحریف کتاب رب الأرباب** اور

---

(۱) حدیث متواتر: اس حدیث کو کہتے جس کے راوی ہر دور میں اتنی مقدار میں ہوں جن کا عادةً جھوٹ پر اتفاق محال ہو۔

(۲) الأنوار النعمانیۃ (۳۶۰/۲، ۳۶۱).

(۳) مرآۃ الأنوار (ص:۳۶).

مؤلف نے اس کتاب میں (بزعم خویش) تحریف قرآن کے متعلق تفصیلی گفتگو کی ہے،ان کے نزدیک تحریفِ قرآن کی دلیلیں درج ذیل ہیں:

-قرآن کے بعض جملے فصاحت وبلاغت کے کمال کو پہنچے ہوئے ہیں جب کہ بعض دیگر جملوں سے حماقت ٹپکتی ہے،معاذ اللہ!! اور مؤلف نے اپنے گمان کے مطابق سورہ ''الولایۃ'' نقل کیا جس کے متعلق شیعوں کا دعوی ہے کہ اہل سنت یا صحابہ نے اس سورت کو قرآن کریم سے حذف کردیا ہے۔

اور وہ اس طرح ہے: ''یـأیهـا الذی آمنوا آمنوا بالنورین أنزلناهما یتـلوان علیکم آیاتي ویحذرانکم عذاب یوم عظیم ، نوران بعضهما من بعض وأنا السمیع العلیم ، إن الذین یوفون ورسوله فی آیات لهم جنات نـعیـم، والـذیـن کـفـروا من بعد ما آمنوا بنقضهـم میثاقهم وما عاهدهم الرسول علیه یقذفون فی الجحیم ظلموا أنفسهم وعصوا وصي الرسول أولئك یسقون من حمیم ''(۱)

اے ایمان والو! دونوں نور پر ایمان لاؤ جنہیں ہم نے نازل کیا ہے وہ دونوں تم پر میری آیتوں کی تلاوت کرتے ہیں اور تمہیں بڑے دن کے عذاب سے

(۱) فصل الخطاب (ص۱۸۰).

ڈراتے ہیں،وہ دونوں نور ایک دوسرے سے ہیں اور میں سننے والا جاننے والا ہوں، بیشک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی آیتوں کے ساتھ وفا کرتے ہیں وہ نعمتوں والی جنت میں ہوں گے،اور ایمان لانے کے بعد جن لوگوں نے اپنا عہد و پیمان اور رسول سے کیا وعدہ توڑ کر کے کفر کیا وہ دوزخ میں ڈالے جائیں گے،انہوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا اور رسول کے وصی کی نافرمانی کی ہے انہیں کھولتا ہوا گرم پانی پلایا جائے گا۔

- مزید طبرسی کہتا ہے:ابوعبداللہ کے سامنے تلاوت کی گئی: " كنتم خير أمة أخرجت للناس" تو ابوعبداللہ نے (تعجب سے) کہا: "خير أمة"(بہترین امت) امیر المومنین اور حسن و حسین علیہم السلام کو قتل کر کے خیر امت!! پوچھا پھر کس طرح پڑھیں؟ فرمایا: پڑھو "خير أئمة" (بہتر امام)(۱)

- اسی طرح سورہ انشراح میں تحریف کے قائل ہیں ،طبرسی کہتا ہے:ابوعبداللہ فرماتے ہیں کہ سورہ انشراح اس طرح نازل ہوئی:

"أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ الَّذِى أَنقَضَ ظَهْرَكَ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ بعلي صهرك "(۲)

(۱)فصل الخطاب (ص ۲۶۸).

(۲)ایضاً (ص ۳۴۶).

’’ کیا ہم نے تیرا سینہ نہیں کھول دیا،اور تجھ سے تیرا بوجھ ہم نے اتار دیا،جس نے تیری پیٹھ توڑ دی تھی،اور ہم نے تیرا ذکر بلند کردیا(تیرے داماد علی کے ذریعہ) ‘‘ بین القوسین تحریف ہے۔

- یہ ان تحریفات کی کچھ جھلکیاں تھیں جن کا ذکر النوری الطبرسی نے کیا ہے اور اس نے قرآن کی ہر سورت اور(بزعم خویش) اس میں واقع ہونے والی ہر تحریف کا تذکرہ کیا ہے۔

شیعوں کے نزدیک قرآن کریم قیّم (علی) کے بغیر حجت نہیں(۱)

- جولوگ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں ان کے دل میں یہ بات کھٹک بھی نہیں سکتی کہ قرآن کریم حجت نہیں ہے جب کہ اللہ تعالی رسول کی سچائی کی دلیل طلب کرنے والوں سے کہتا ہے:-﴿أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ يُتْلَى عَلَيْهِمْ﴾ (العنکبوت:۵۱)

’’ کیا انہیں یہ کافی نہیں؟ کہ ہم نے آپ پر کتاب نازل فرمادی جو ان پر پڑھی جارہی ہے ‘‘

(۱) أصول مذہب الشیعۃ الإمامیۃ الإثنی عشریۃ (۱/۱۲۷-۱۳۲).

تو قرآن عظیم ہی شاہد اور حجت ہے۔

لیکن شیخ الشیعہ (الکلینی) جسے ثقة الاسلام کا لقب دیا گیا ہے اپنی کتاب ''اصول الکافی '' میں روایت کرتے ہیں : '' ...کہ قرآن بغیر قیم کے حجت نہیں ہوسکتا اور قرآن کے قیم علی ہیں اور علی کی اطاعت فرض ہے، اور وہ رسول اللہ کے بعد لوگوں پر حجت ہیں '' (۱)

-اس کا مطلب یہ ہوا کہ امام کا کلام اللہ کے کلام سے زیادہ فصیح و بلیغ ہے، اسی لئے قرآن کو خاموش قرآن اور امام کو بولنے والے قرآن سے موسوم کیا ہے، اہل تشیع علی سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: '' یہ اللہ کی خاموش کتاب ہے اور میں بولنے والی اللہ کی کتاب ہوں '' (۲)

- اور کبھی شیعہ حضرات یہ دعوی کرتے ہیں کہ ائمہ ہی خود قرآن ہیں، یہی وجہ ہے کہ وہ اللہ تعالی کے اس قول: ﴿وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنزِلَ مَعَهُ﴾ (الأعراف:۱۵۷) '' اور اس نور کا اتباع کرو جو ان کے ساتھ بھیجا گیا'' کی تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ: (النور) سے مراد علی اور ائمہ علیہم السلام ہیں (۳) (جب کہ نور سے مراد قرآن کریم ہے۔ مترجم)

(۱) أصول الکافی: (۱/۱۸۸).
(۲) الحر العاملی کی الفصول المہمة: (ص ۲۳۵).
(۳) الکافی: (۱/۱۹۴)

شیعوں کا عقیدہ ہے کہ قرآن کی معرفت صرف ائمہ کو ہے

-اصول الکافی میں ابوعبداللہ سے ایک لمبی روایت وارد ہے، کہتے ہیں:

'' بیشک لوگوں کے لئے قرآن کافی ہے اگر انہیں اس کی تفسیر بیان کرنے والا مل جائے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تفسیر صرف ایک شخص سے بیان کی ہے، اور اس شخص کی شان کو امت کے سامنے واضح کیا ہے اور وہ علی بن ابی طالب ہیں'' (۱)

- اور ابو جعفر سے روایت ہے: '' ..لوگوں پر لازم ہے کہ وہ اسی طرح قرآن کریم کی تلاوت کریں جس طرح سے وہ نازل ہوا ہے، اور جب اس کی تفسیر کی ضرورت پڑے تو ہم ہی حرف آخر ہیں '' (۲).

بقول شیعہ اکثر بیشتر قرآن اثنا عشریہ اماموں اور ان کے دشمنوں کے بارے میں نازل ہوا ہے۔

- شیعہ اپنے اماموں سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''قرآن کا اکثر بیشتر حصہ اثنا عشریہ اماموں اور ان کے دشمنوں کے بارے میں نازل ہوا ہے'' (۳)

---

(۱) أصول الکافی: (۱/ ۲۵)، وسائل الشیعہ: (۱۸/ ۱۳۱).

(۲) العاملی کی وسائل الشیعہ: (۲۷/ ۲۰۲).

(۳) تفسیر الصافی: (۱/ ۲۴).

جب کہ حقیقت یہ ہے کہ اگر آپ عربی زبان کی کل ڈکشنریاں لے کر بیٹھ جائیں اور کتاب اللہ میں اثنا عشریہ اماموں کے ناموں کو ڈھونڈھنے لگیں تو ان کا ذکر تک آپ کو نہ ملے گا!!

- اس کے باوجود ان کے شیخ البحرانی کا گمان ہے کہ قرآن کریم میں تنہا علی کا ذکر (۱۱۵۴) بار آیا ہے، اورانہوں نے اس موضوع پر ایک کتاب تالیف کی ہے جس کا نام ہے: " اللوامع النورانيه فى أسماء علي و أهل بيته القرآنيه " اس کتاب میں مولف نے عربی زبان کی ڈکشنریوں کی دھجیاں بکھیر دی ہے اور عقل ودانش کے اصول کا مذاق بنا دیا ہے۔

- اورشیعوں کی بعض روایتوں میں آیا ہے کہ: "قرآن کا نزول چار اجزا میں ہوا ہے: پہلا چوتھائی ہمارے بارے میں نازل ہوا ہے اور دوسرا چوتھائی ہمارے دشمن کے بارے میں اور تیسرے چوتھائی میں سنن وامثال ہیں اور آخری چوتھائی فرائض اوراحکام ہیں "(۱)

- اور شیعہ حضرات امیر المومنین علیہ السلام سے ایک روایت نقل کرتے

(۱) أصول الکافی: (۲/ ٦٢٧)، البرہان: (۱/ ۲۱).

ہیں : ’’ قرآن کا نزول چار حصوں میں ہوا ہے، ایک چوتھائی حصہ ہمارے بارے میں نازل ہوا ہے اور دوسرا چوتھائی ہمارے دشمن کے بارے میں اور تیسرے چوتھائی میں سنن وامثال ہیں اور آخری چوتھائی میں فرائض اور احکام ہیں اور قرآن کی عمدہ اور نفیس چیزیں تو ہمارے لئے ہی ہیں ‘‘(۱)

- اور امیر المومنین علیہ السلام سے ایک اور روایت یوں ہے: ’’ قرآن کریم تین حصوں میں نازل ہوا ہے ایک تہائی ہمارے اور ہمارے دشمنوں کے بارے میں نازل ہوا ہے اور ایک تہائی میں سنن وامثال ہے اور ایک تہائی میں فرائض واحکام ہیں ‘‘(۲)

---

(۱) بحارالأنوار: (۲۴/۳۰۶).

(۲) أصول الکافی: (۲/۶۲۸).

سنت نبویہ کے متعلق امامیہ شیعہ کا موقف

قرآن کریم کے بعد سنت نبوی دوسرا تشریعی مصدر ہے، اور یہ وہ وحی ہے جسے اللہ تعالی نے اپنے رسول کے لئے خاص کیا ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خواہش نفس سے نہیں بولتے تھے، اور جب ہم نے اس بات کو تسلیم کرلیا کہ آپ کائنات کی طرف رب کی طرف سے فرستادہ ہیں اور ساری انسانیت تک دین اسلام کی تبلیغ کے لئے مکلّف ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کا مقتضی یہ ہے کہ آپ کی سنت کی اتباع وپیروی کی جائے اور سنت کے مضمون کو تسلیم کیا جائے۔

ارشاد ربانی ہے:

﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ (النور:٦٣).

'' جو لوگ حکم رسول کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ڈرتے رہنا چاہیے کہ کہیں ان پر کوئی زبردست آفت نہ آپڑے یا انہیں دردناک عذاب نہ پہنچے ''

ایک اور مقام پر فرمایا: ﴿فَلاَ وَرَبِّكَ لاَ يُؤْمِنُونَ حَتَّىَ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لاَ يَجِدُواْ فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجاً مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُواْ

تَسْلِيمًا﴾ (النساء: ٦٥).

''سو قسم ہے تیرے پروردگار کی! یہ مومن نہیں ہو سکتے، جب تک کہ تمام آپس کے اختلاف میں آپ کو حاکم نہ مان لیں، پھر جو فیصلے آپ ان میں کر دیں ان سے اپنے دل میں کسی طرح کی تنگی اور ناخوشی نہ پائیں اور فرمانبرداری کے ساتھ قبول کر لیں''

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کسی شخص کو ایسی حالت میں نہ پاؤں کہ وہ اپنے تخت پر ٹیک لگا کر بیٹھ جائے میرے اوامر ونواہی میں سے کوئی چیز اس کے پاس پہنچے تو وہ یہ کہے کہ ہمیں معلوم نہیں ہم تو صرف قرآن کریم میں موجود احکام کی اتباع کریں گے۔(ابوداود، ترمذی، ابن ماجہ)

اور امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: '' میں نے کسی بھی شخص کے بارے میں یہ کہتے ہوئے نہیں سنا خواہ لوگوں نے اس کی طرف نسبت کر کے بیان کیا ہو یا خود اس شخص نے اس مذکورہ قول کی نسبت اپنی طرف کی ہو کہ: اللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع وپیروی کو فرض قرار نہیں دیا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آجانے کے بعد کسی اور کی اتباع کو جائز قرار دیا ہے، اور کسی بھی صورت میں کتاب وسنت کے خلاف جانے والا قول ملزم نہیں ہے۔(اس کا قائل کوئی نہیں

ہے) بیشک کتاب وسنت کے علاوہ دوسری چیزیں قرآن وحدیث ہی کے تابع ہیں، اور اللہ تعالی نے ہم پر اور ہم سے بعد میں اور پہلے آنے والے لوگوں پر رسول کی باتوں کو تسلیم کرنا فرض قرار دیا ہے، رسول کی بات ماننا فرض اور واجب ہے اس میں کسی کا کوئی اختلاف ہے ہی نہیں' الأم ۷/۲۸۲).

جب کہ شیعوں نے سنت کو پس پشت ڈالدیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے متعلق اللہ کے حکم کو اہمیت نہ دی، اور سنت کی ایسی تعریف کی جس کی اللہ تعالی نے کوئی دلیل نہیں اتاری اور نہ ہی ماضی کے کسی شخص کے دل میں ایسی تعریف آئی۔

شیعوں کے نزدیک سنت: ہر اس قول، فعل یا تقریر کو کہتے ہیں جو معصوم سے صادر ہو۔(۱)

اور شیعوں کے نزدیک معصوم سے مراد نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے جملہ ۱۲/ امام ہیں۔

اس تعریف سے یہ لازم آئے گا کہ ان کے اماموں کی اطاعت و پیروی اسی

(۱) محمد تقی الحکیم کی الأصول العامۃ للفقہ المقارن (ص:۱۲۲).

طرح لازم اور ضروری ہے جس طرح ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع واجب ہے، ان کے اماموں کے درمیان اور اس نبی کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے جو اپنی خواہش سے نہیں بولتے ہیں جو بھی بولتے ہیں وہ وحی الٰہی ہوا کرتی ہے۔

-یہی وجہ ہے کہ ان کے ہم عصر مشائخ میں سے ایک شیخ عبداللہ فیاض نے کہا: ائمہ کو معصوم سمجھنے کا مطلب یہ ہوا کہ جو حدیثیں ان سے صادر ہوتی ہیں وہ صحیح ہیں نبی تک ایصال سند کی شرط لگائے بغیر جیسا کہ یہی حال اہل سنت کا ہے،(۱) کیونکہ شیعوں کے نزدیک امامت کا مطلب نبوت کا تسلسل ہے جیسا کہ ان کے شیخ محمد رضا المظفر نے یہ بات کہی ہے۔(۲)

-اور ابن بابویہ القمی کا خیال ہے کہ ائمہ رسولوں کی مانند ہیں: ''ان کی بات اللہ کی بات، ان کا حکم اللہ کا حکم، ان کی اطاعت اللہ کی اطاعت اور ان کی نافرمانی اللہ کی نافرمانی ہے اور یہ جب بھی بولتے ہیں تو اللہ کی طرف سے وحی کے ذریعہ ہی بولتے ہیں۔(۳)

---

(۱)عبداللہ فیاض-تاریخ الامامیہ (ص:۱۴۰).

(۲)محمد رضا المظفر -عقائد الامامیہ (ص:۱۶۶).

(۳)ابن بابویہ- الإعتقادات (۱۰۶).

اوراس عقیدے کو رائج کرنے کے لئے شیعہ ائمہ کی طرف نسبت کرکے جھوٹ بول رہے ہیں بایں طور کہ اماموں نے اس کا حکم دیا ہے،الکافی میں ابوعبداللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: میری حدیث میرے باپ کی حدیث ہے اور میرے باپ کی حدیث میرے دادا کی حدیث ہے اور میرے دادا کی حدیث حسین کی حدیث ہے اور حسین کی حدیث حسن کی حدیث ہے اور حسن کی حدیث امیرالمومنین کی حدیث ہے اور امیرالمومنین کی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے اور رسول اللہ کی حدیث اللہ تعالی کا فرمان ہے۔(۱)

اورشارح الکافی نے ذکر کیا ہے کہ یہ قول اس بات کی دلیل ہے کہ ’’جملہ پاکباز اماموں کی باتیں اللہ تعالی کے فرامین ہیں اور ان کے اقوال میں کوئی اختلاف اسی طرح نہیں ہے جس طرح اللہ تعالی کے قول میں کوئی اختلاف نہیں ہے،،(۲)

اور جب ہم شیعوں کی عقدی اور فقہی کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں تو پتہ لگتا

(۱) أصول الکافی، کتاب فضل العلم، باب روایۃ الکتب والحدیث:(۱/۵۳)، وسائل الشیعہ :(۱۸/۵۸).

(۲) المازندانی -شرح جامع (علی الکافی)(۲/۲۷۲).

ہے کہ جہاں خود شیعوں نے اس باطل عقیدے یعنی تبلیغ اور اطاعت میں ائمہ نبی کی مانند ہیں کی مخالفت کی ہے تو وہیں پر شیعوں نے بارہ اماموں کو مکمل طور پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ دیدی ہے، اور ہم ان کی کتابوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوامر ونواہی اور حدیثوں کو نہیں پاتے ہیں سوائے چند حدیثوں کے جنہیں شرم وحیا کرتے ہوئے شیعوں نے ذکر کردیا ہے، جب کہ ان کے اماموں کی حدیثیں کروڑوں تک پہنچتی ہیں!!

تو کیا یہ لوگ حقیقت میں محمد کو رسول اللہ مانتے ہیں! ہرگز نہیں ہرگز نہیں..

صحابۂ کرام کے بارے میں امامیہ شیعوں کا موقف

مسلمانوں کے نزدیک صحابۂ کرام کا مقام ومرتبہ عظیم اور بلند وبالا ہے، انبیاء کرام کے بعد صحابہ سب سے افضل ہیں، صحابۂ کرام کے دل طاہر اور نفوس پاکیزہ ہیں، اللہ تعالی نے انہیں نبی کی رفاقت کے لئے منتخب کیا ہے، صحابہ کے بعد کوئی ان سے افضل آئے یہ ناممکن ہے، اس بات کی شہادت خود مخلوق کے سردار ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے، فرمایا: سب سے بہتر لوگ میرے دور کے لوگ ہیں پھر وہ جو ان کے بعد آئیں گے، پھر وہ جو ان کے بعد آئیں گے.......(۱)

ایسا کیوں نہ ہو جب کہ خود اللہ تعالی نے سات آسمان کے اوپر سے ان کی تعریف کی ہے، اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿وَالسَّابِقُونَ الأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالأَنصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُم بِإِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّهُ عَنْهُمْ وَرَضُواْ عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَداً ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾ (التوبة: ۱۰۰)

" اور جو مہاجرین اور انصار سابق اور مقدم ہیں اور جتنے لوگ اخلاص کے

---

(۱) بخاری (۲۶۵۲)، مسلم (۲۵۳۳).

ساتھ ان کے پیرو ہیں اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ سب اس سے راضی ہوئے اور اللہ نے ان کے لئے ایسے باغ مہیا کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی جن میں ہمیشہ رہیں گے، یہ بڑی کامیابی ہے''

ایک اور مقام پر فرمایا:

﴿مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاء عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعاً سُجَّداً يَبْتَغُونَ فَضْلاً مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَاناً سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَى عَلَى سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْراً عَظِيماً﴾(الفتح: ٢٩).

'' محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں رحمدل ہیں، تو انہیں دیکھے گا کہ رکوع اور سجدے کر رہے ہیں اللہ تعالی کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں ہیں، ان کا نشان ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر سے ہے، ان کی یہی مثال تورات میں ہے، اور ان کی مثال انجیل میں ہے، مثل اس کھیتی کے جس نے اپنا انکھوا نکالا پھر اسے مضبوط کیا اور موٹا ہو گیا پھر اپنے تنے پر

سیدھا کھڑا ہو گیا اور کسانوں کو خوش کرنے لگا تا کہ ان کی وجہ سے کافروں کو چڑائے ان ایمان والوں اور نیک اعمال سے اللہ نے بخشش کا اور بہت بڑے ثواب کا وعدہ کیا ہے۔

مزید فرمایا: ﴿لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحاً قَرِيبا﴾(الفتح: ١٨).

'' یقیناً اللہ تعالی مومنوں سے خوش ہو گیا جب کہ وہ درخت تلے تجھ سے بیعت کر رہے تھے، ان کے دلوں میں جو تھا اسے اس نے معلوم کر لیا اور ان پر اطمینان نازل فرمایا اور انہیں قریب کی فتح عنایت کی ''

اور امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے محبت کرتے ہیں ہم ان میں سے کسی کی محبت میں کوتاہی کرتے ہیں اور نہ ان میں سے کسی سے برأت ظاہر کرتے ہیں اور جو ان سے بغض کرتے ہیں اور ان کی تنقیص کرتے ہیں ہم بھی ان سے بغض کرتے ہیں، اور ہم صحابہ کا ذکر خیر کے ساتھ کرتے ہیں، ان سے محبت کرنا ، دین، ایمان اور احسان ہے اور ان سے بغض کرنا کفر، نفاق اور سرکشی ہے ''(۱)

(۱) شرح العقیدۃ الطحاویہ (۲/۶۸۹).

- البتہ شیعوں کا عقیدہ صحابۂ کرام کے سب وشتم ،ان کی تکفیر اور ہر اس شخص کی تکفیر پر قائم ہے جو صحابۂ کرام سے محبت ومودت ظاہر کرے، کتاب الکافی میں ہے: حنان اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ ابو جعفر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تین لوگوں کے علاوہ سب مرتد ہوگئے تھے، میں نے پوچھا وہ تینوں کون ہیں ؟ فرمایا: المقداد بن الأسود، ابوذر الغفاری اور سلمان الفارسی ''(۱)

اور المجلسی (بحارالأنوار) میں لکھتے ہیں '' علی بن الحسین کے مولی نے کہا کہ: میں تنہائی میں ان کے ساتھ تھا، میں نے پوچھا: ''بیشک میرا آپ پر حق بنتا ہے آپ مجھے ان دو آدمی کے بارے میں بتلائیں یعنی ابوبکر وعمر کے بارے میں؟ فرمایا: دونوں کافر ہیں اور ان دونوں سے محبت کرنے والا بھی کافر ہے ''.

اور ابوحمزہ الثمالی سے روایت ہے کہ انہوں نے علی بن الحسین سے ابوبکر وعمر کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: دونوں کافر ہیں اور ان دونوں سے دوستی ظاہر کرنے والا بھی کافر ہے ''(۲)

(۱) الکافی (۸/۲۴۵).
(۲) المجلسی کی بحارالأنوار (۶۹/ ۱۳۷، ۱۳۸).

اور اللہ تعالی کے فرمان:﴿وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ﴾ (النحل: ۹۰) ''وہ بے حیائی کے کاموں، ناشائستہ حرکتوں اور ظلم وزیادتی سے روکتا ہے'' کے متعلق القمی کی تفسیر میں ہے کہ **الفحشاء** سے مراد ابوبکر ہیں اور **والمنکر** سے مراد عمر اور **والبغی** سے مراد عثمان ہیں '' (۱). معاذ اللہ

اور المجلسی (بحار الأنوار) میں لکھتا ہے کہ: ابوبکر وعمر اور ان جیسوں کے کفر اور ان پر لعن وطعن کرنے کا ثواب اور ان سے اور ان کی بدعتوں سے برأت ظاہر کرنے پر دلالت کرنے والی خبریں اس سے کہیں زیادہ ہیں کہ انہیں اس جلد یا کئی جلدوں میں ذکر کیا جائے، اور جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے ان لوگوں کے لئے کافی ہیں جنہیں اللہ تعالی سیدھی اور سچی راہ دکھانا چاہتا ہے ''(۲)

بلکہ المجلسی نے (بحار الأنوار) میں متعدد روایتیں ذکر کی ہیں جن میں یہ بتلایا گیا ہے کہ ابوبکر، عمر، عثمان اور معاویہ یہ سب جہنم کے تابوت ہیں، معاذ اللہ!

شیعوں نے صحابۂ کرام پر لعن طعن کے لئے سب سے بہتر جگہ بیت الخلا کو

---

(۱) تفسیر القمی (۱/۳۹۰).

(۲) بحار الأنوار (۳۰/۳۹۹).

قرار دیا ہے، محمد التوسیر کانی جن کا لقب شیعوں نے عمدۃ العلماء والمحققین رکھا ہے کہتے ہیں:

- '' صحابۂ کرام پر لعن طعن کے لئے سب سے بہتر جگہ، بہتر وقت، سب سے افضل اور مناسب حالت بیت الخلا ہے، ہر بار جب آپ استنجا اور طہارت کے لئے تنہائی اختیار کریں تو فارغ البال ہو کر بار بار کہیں: اے اللہ! لعنت بھیج عمر پر پھر ابوبکر وعمر پر پھر عثمان وعمر پر پھر معاویہ وعمر پر پھر یزید وعمر پر پھر ابن زیاد وعمر پر پھر ابن سعد وعمر پر پھر شمر وعمر پر پھر ان کی فوج اور عمر پر، اے اللہ! عائشہ، حفصہ، ہند، اور ام الحکم پر لعنت بھیج، اور ان لوگوں پر قیامت تک لعنت بھیج جو ان کے افعال سے راضی وخوش ہیں '' (۱)

مذکورہ بالا کلام ان کے سینوں میں پوشیدہ کینہ کپٹ کو ظاہر کرتا ہے بایں طور کہ انہوں نے صحابۂ کرام پر لعن طعن کے لئے سب سے بہتر جگہ بیت الخلا کو قرار دیا ہے، اور قضاء حاجت کا وقت طعن وتشنیع کے لئے سب سے افضل وقت گردانا ہے، کیا کوئی دین ایسا ہے جو اپنے پیروکاروں کو اس بات کا حکم دے کہ وہ! مردوں کو قضاء حاجت کے وقت گالی گلوچ بکیں اور ان پر لعن طعن کر کے لطف اندوز ہوں!

(۱) لآلي الأخبار (۹۲/۴).

امہات المومنین کے متعلق شیعوں کا موقف

امامیہ شیعہ کے عقیدہ کی بنیاد امہات المومنین رضی اللہ عنہن خصوصا عائشہ بنت ابی بکر اور ان کے والد ابوبکر صدیق اور حفصہ بنت عمر بن الخطاب اور ان کے والد عمر الفاروق رضی اللہ عنہم سے نفرت اور دشمنی پر قائم ہے۔

شیعوں کے شیخ المجلسی کہتے ہیں: (ہمارا عقیدہ دستبرداری کا ہے، ہم چار بتوں یعنی ابوبکر وعمر عثمان، معاویہ اور چار عورتوں یعنی عائشہ، حفصہ، ہند، ام الحکم اور ان کے جملہ متبعین اور پیروکاروں سے براءت ظاہر کرتے ہیں اور یہ زمین کے سب سے بدترین لوگ ہیں، اور اللہ، رسول اور ائمہ پر ایمان ان کے دشمنوں سے دستبرداری کے بغیر مکمل نہیں ہوسکتا)۔(۱)

امہات المومنین کے متعلق ان کے سینوں میں کینہ کا ابال آیا تو عائشہ اور اور حفصہ رضی اللہ عنہما کو متہم کیا کہ نعوذ باللہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کیا ہے، العیاشی نے ابوعبداللہ جعفر صادق کی سند سے بیان کیا ہے کہ جعفر صادق نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی یا انہیں قتل کیا

(۱) محمد باقر المجلسی - حق الیقین (ص ۵۱۹).

گیا؟ اللہ تعالی فرماتا ہے:﴿ أَفَإِن مَّاتَ أَوْ قُتِلَ انقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ ﴾(آل عمران:١٤٤).

"کیا اگر رسول کا انتقال ہو جائے یا یہ شہید ہو جائیں تو تم اسلام سے اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے؟ "

" آپ کو موت سے قبل زہر دیا گیا، اوران دونوں نے آپ کی موت سے قبل آپ کو زہر پلایا، (۱) ہم نے کہا: بیشک یہ دونوں اور ان کے باپ اللہ تعالی کی بدترین مخلوق ہیں " (۲)

اور المجلسی نے اس سند کو معتبر قرار دیا ہے اور اس پر اپنے اس قول سے تعلیق لگائی ہے: " بیشک العیاشی نے معتبر سند کے ذریعہ صادق علیہ السلام سے روایت بیان کی ہے کہ عائشہ، حفصہ اور ان دونوں کے باپ پر اللہ کی لعنت ہو انہوں نے زہر دیکر اللہ کے رسول کو قتل کیا ہے۔(۳)

(۱) زادالکاشانی: یعنی دوعورتیں (عائشہ وحفصہ)ان دونوں اوران کے باپ پر اللہ کی لعنت ہو، تفسیر الصافی (۱/۳۰۵).

(۲) تفسیر العیاشی (۱/۲۰۰) اور صافی کی تفسیر کا شانی دیکھیے (۱/۳۰۵)، اور البرحانی کی البرہان (۱/۳۲۰)، اور مجلسی کی بحار الأنوار (۶/۵۰۴، ۶/۸).

(۳) المجلسی - حیاۃ القلوب (۲/۷۰۰).

اور عائشہ وحفصہ سے کینہ ہی کی وجہ سے کہتے ہیں اللہ تعالی نے درج ذیل آیت میں نوح اورلوط کی بیویوں کی مثال عائشہ اور حفصہ کے لئے دی ہے، ارشاد الہی ہے: ﴿ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ كَفَرُوا امْرَأَةَ نُوحٍ وَامْرَأَةَ لُوطٍ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتَاهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَقِيلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدَّاخِلِينَ﴾ (التحریم: ۱۰).

" اللہ تعالی نے کافروں کے لئے نوح اور لوط کی بیوی کی مثال بیان فرمائی ہے یہ دونوں ہمارے بندوں میں سے دو نیک بندوں کے گھر میں تھیں، پھر ان کی انہوں نے خیانت کی پس وہ دونوں ان سے اللہ کے (کسی عذاب کو) نہ روک سکے اور حکم دے دیا گیا دوزخ میں جانے والوں کے ساتھ تم دونوں بھی چلی جاؤ "

شیعوں کا شیخ الفیض الکاشانی اس آیت کی تفسیر میں رقم طراز ہے: اللہ تعالی کافروں اور منافقین کی مثال بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ انہیں ان کے کفر ونفاق کی وجہ سے سزا ملے گی، ان کے درمیان اور نبی ومومنوں کے درمیان جو علاقہ اورنسبت ہے وہ ان کے کام نہیں آئے گی جس طرح سے نوح اورلوط کی بیویوں کو نبی کے ساتھ رشتہ کام نہ آیا، دراصل اس میں عائشہ وحفصہ کی طرف اشارہ ہے

جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ عیہ وسلم کا راز افشا کر کے آپ کے ساتھ خیانت، منافقت اور ڈرامہ بازی کی، جیسا کہ دونوں رسول (نوح اور لوط) کی بیویوں نے کی تو وہ دونوں ان سے اللہ کے (کسی عذاب کو) نہ روک سکے '' (۱)

المجلسی نے اس آیت پر تعلیق لگاتے ہوئے کہا: ''ان آیتوں میں موجود اشارہ کنایہ بلکہ عائشہ وحفصہ کا نفاق اور ان دونوں کے کفر کی وضاحت عقلمند، ماہر اور ہوشیار نقاد سے ڈھکی چھپی نہیں ہے '' (۲)

شیعوں نے پاکباز، پاک طینت ام المومنین کی عزت وآبرو پر کیچڑ اچھالا اور ان پر زنا کی تہمت لگائی، ''معاذ اللہ'' جب کہ اللہ تعالی نے سات آسمانوں کے اوپر سے ان کی پاکیزگی کا اعلان کیا ہے، یقیناً یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن وتشنیع اور اس ذات الہی کی تکذیب ہے جس نے عائشہ کی براءت میں ایسی آیتیں نازل کی ہیں جو تا قیامت پڑھی جائیں گی۔

رجب البرسی نے لکھا ہے کہ: '' عائشہ نے خیانت کر کے چالیس دینار

(۱) تفسیر الصافی (۲/۷۲۰).

(۲) بحار الأنوار (۲۲/۳۳).

جمع کیا اور اسے علی سے نفرت کرنے والوں کے مابین تقسیم کیا ''(۱)

بلکہ ان شیعوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی کو بدکاری کی دعوت دینے والا قرار دیا، الطبرسی نے اپنی کتاب الاحتجاج میں لکھا ہے کہ: '' عائشہ نے ایک دن اپنی باندی کو سنوارا اور سجایا، اور کہا ہم اس باندی سے قریش کے کسی جوان کا شکار کریں گے جو اسے اپنا دل دے بیٹھے گا '' (۲)

(۱) رجب البرسی - مشارق أنوار الیقین (ص ۸٦).

(۲) الإحتجاج (ص ۸۲).

قرآن کریم، سنت نبویہ، صحابۂ کرام اور امہات المومنین کے متعلق امامیہ شیعہ کے یہ بعض عقائد تھے جنہیں قلمبند کیا گیا، جو مزید کا ارادہ رکھتا ہو اسے چاہیئے کہ وہ شیخ عبداللہ السّلفی کی کتابوں اور شیخ مال اللہ کی تالیفات جو شیعوں کی تردید میں لکھی گئی ہیں اور جنہیں شیخ علی بن عبداللہ العماری نے مرتب کیا ہے کا مطالعہ کرے۔

قریش کے دو بتوں والی دعا

شیعہ حضرات اس کے ذریعہ ابوبکر وعمر، عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہم پر بددعا کرتے ہیں۔

وہ بددعا اس طرح ہے: "اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے، اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے آل پر رحمت بھیج، اے اللہ! قریش کے دو بتوں، ان دونوں کی مورتیوں، ان کے طاغوتوں، ان کے جھوٹوں اور ان دونوں کی بیٹیوں پر لعنت بھیج جنھوں نے تیرے حکم کی خلاف ورزی کی، تیری وحی کا انکار کیا، تیرے انعام کو تسلیم نہیں کیا، تیرے رسول کی نافرمانی کی، تیرے دین کو بدل ڈالا اور تیری کتاب میں تحریف کی... اے اللہ! ان دونوں پر، ان کے پیروکاروں پر، ان کے دوستوں پر، ان کی جماعت پر اور ان سے محبت کرنے والوں پر لعنت بھیج... اے اللہ! ان دونوں پر ظاہری وباطنی طور سے ایسی لعنت بھیج جو دائمی، ابدی اور ہمیشہ ہمیش کے لئے ہو... لمبی دعا ہے جس کے آخر میں ہے، پھر چار مرتبہ کہو اے اللہ انہیں ایسا عذاب دے جس سے اہل جہنم چیخ وپکار کرنے لگیں، اے سارے جہان کے رب ہماری دعا قبول کر" (۱)

(۱) دیکھیے قاضی نور اللہ المرعشی التستری کی إحقاق الحق وإزهاق الباطل (۱/۱۳۷-۱۳۸).

اسی طرح یہ لوگ فاروق اعظم عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی یوم شہادت پر جشن کی محفل منعقد کرتے ہیں اور فاروق کے قاتل اُبولؤلؤہ مجوسی کو بابا شجاع الدین سے ملقب کرتے ہیں۔(۱)

(۱) عباس القمی - الکنی والألقاب (۲/۵۵).

صوفیوں کے متعلق
امامیہ اثنا عشریہ شیعوں کا موقف

امامیہ شیعوں کے نزدیک اہل تصوف بد بخت، ملعون اور اللہ کی رحمت سے دور کردیئے گئے لوگوں میں سے ہیں

الحر العاملی (۱) اپنی کتاب کے مقدمے میں رقم طراز ہے: جب میں نے اکثر بیشتر کمزور شیعوں کو دیکھا کہ وہ اپنے بزرگوں اور اور احکام شریعت کے اماموں کے طریقوں سے ہٹ کر ان اڑیل دشمنوں کے راستوں پر چل پڑے ہیں جنھوں نے دینی امور میں ان ائمہ علیہم السلام کی طرف رجوع کرنا چھوڑ دیا ہے، اور اپنے لئے ایک دینی نام گھڑ کر اپنے آپ کو صوفیت سے موسوم کیا، نہ تو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت کی اور نہ ہی ائمہ علیہم السلام کی طرف جو مخلوق میں سب سے افضل ہیں، پھر یہ کمزور قسم کے شیعہ ان بدبختوں کے اعتقاد اور اعمال کے

---

(۱) ابو جعفر محمد بن الشیخ الحسن بن علی الحر العاملی وسائل الشیعہ کے مولف ہیں جو شیعوں کی آٹھ اہم کتابوں میں سے ایک ہے۔

الحر العاملی کے بارے میں شیخ یوسف البحرانی کہتے ہیں: یہ عالم فاضل تھے، محدث اور مورخ تھے، لؤلؤۃ البحرین (۶۷، ترجمہ نمبر ۲۸).

اور الخونساری کہتے ہیں: ہمارے شیخ الحر العاملی مورخ ہیں اور انہوں نے وسائل الشیعہ کتاب تالیف کی ہے تین متاخرین محمد کے نام سے موسوم ہونے والوں میں سے ایک ہیں جنہوں نے اس شریعت کی حدیثیں جمع کی ہیں، روضات الجنات (۷/۹۶، ترجمہ رقم ۶۰۵).

اور الماما مقانی کہتے ہیں: وہ کبار محدثین اور محققین مورخین میں سے ہیں، مقیاس الہدایۃ (۱۲۰).

سانچے میں ڈھل گئے کیونکہ یہ صوفی حضرات ائمہ علیہم السلام کی دیکھا دیکھی کر کے خشیت الٰہی اور دنیا سے بے رغبتی ظاہر کر کے لوگوں کو دھوکہ دے رہے ہیں، اوران کے مسلک کے فساد و بطلان پر آپ کے لئے یہ دلیل کافی ہے۔(۱)

اور امامیہ شیعوں نے متعدد روایتیں ذکر کی ہیں جو صوفیوں سے میل جول رکھنے پر متنبہ کرتی ہیں کیونکہ اہل تصوف ضلالت وگمراہی کے مصدر ہیں، یہ سادگی اور دنیا سے بے رغبتی ظاہر کرتے ہیں، تاکہ سادہ لوح اور سیدھے سادے لوگوں کو گمراہ کرسکیں۔

شیعوں کے محقق عصر مرزا حبیب اللہ الہاشمی الخوئی نے اہل تصوف کے لعن طعن کے متعلق ایک روایت ذکر کی ہے کہ یہ اللہ کی رحمت سے دور کئے گئے لوگ ہیں، اور بزعم خویش کہتا ہے: امیر المومنین علیہ السلام کے کلام کی شرح میں لائی گئی عبارت سے یہ بات واضح اور پختہ ہوگئی کہ اہل تصوف کے تمام تر مذاہب سچے امامیہ کے شرعی مذہب سے میل نہیں کھاتے ہیں، اللہ تعالی اس کی (شیعی مذہب کی) بنیادوں، ستونوں اور عمارتوں کو مضبوط کرے، آپ کو معلوم ہوگیا کہ صوفیوں پر

(۱) دیکھیے کتاب: الرسالۃ الِا ثنا عشریۃ فی الرد علی الصوفیۃ (ص۳۲).

لعن طعن، اوران کی تحقیر وتنقیص کے متعلق روایتیں بکثرت وارد ہیں-اللہ تعالی ان پرلعنت بھیجے-

اور وہ روایتیں جن سے ان بدعتیوں اورملعونوں کی جماعت استدلال کرتی ہے یا تو وہ بناوٹی اور گھڑی ہوئی ہیں، یا متشابہ، غیر معروف، یا پھر کمزور اور رکیک ہیں....،اس قوم کی بربادی ہو جس نے اپنے ان پرکھوں کو رب بنالیا جنہوں نے ان کے لئے بدعات کا گہوارا بنایا اور گمراہیوں کو مزین کر کے پیش کیا، پھر ان لوگوں نے شبلی، غزالی، ابن عربی اور جنید کو امام بنالیا اللہ تعالی انہیں دنیا ہی میں رسوا اور ذلیل کرے اور آخرت میں دوگنا عذاب دے ''(۱)

اورشیعوں کے محدث اور ان کے فقیہ الحر العاملی نے اپنی کتاب (اہل تصوف کے رد میں اثنا عشریہ رسالہ) میں ایک مکمل فصل خاص کیا ہے جس میں وہ ایسی روایتیں اور اقوال لائے ہیں جو اہل تصوف کے لعن طعن پر دلالت کرتی ہیں، اوران سے براءت ظاہر کرنے کو واجب قرار دیتی ہیں، اور انہیں میں سے یہ قول بھی ہے: '' ہمارے دور کے مشائخ میں سے بعض محققین کہتے ہیں: جان لیجئے

(۱) دیکھیں کتاب: منہاج البراعۃ فی شرح نہج البلاغۃ، (ج ۱۴/۲۱).

نام تصوف ان حکما کے لئے استعمال ہوتا تھا جو راہ حق سے بھٹکے ہوئے تھے، پھر اس کے بعد زندیقوں اور آل محمد کے مخالفین دشمنوں جیسے حسن بصری، سفیان ثوری وغیرہ کے لئے استعمال ہونے لگا، اس کے بعد ان لوگوں کو صوفیت سے متصف کیا گیا جو حسن بصری وغیرہ کے بعد آئے اور ان کا راستہ اپنا لیا جیسے نواصب کا سردار غزالی جو اہل بیت کے دشمن ہیں، اور شیعہ امامیہ نے کبھی بھی تصوف کا استعمال اپنے لئے نہیں کیا نہ تو ائمہ کے زمانے میں اور نہ ہی ان کے بعد میں ''(۱)

(۱)(۱) دیکھیے کتاب: الرسالۃ الإ ثناعشریۃ فی الرد علی الصوفیۃ (ص ۱۵).

امامیہ شیعوں کے نزدیک اہل تصوف اس امت کے یہود اور کافروں سے زیادہ گمراہ ہیں، یہ جہنمی ہیں اور ان کا عمل بدکاروں والا عمل ہے!!

الحر العاملی نے اپنی کتاب: '' اہل تصوف کے رد میں اثنا عشریہ رسالہ '' میں اپنے شیخ بہاء الدین محمد العاملی سے کتاب الکشکول میں نقل کیا ہے، کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: '' قیامت قائم نہیں ہوگی تاوقتیکہ میری امت سے ایک قوم نہ نکلے جس کا نام صوفیہ ہوگا، وہ ہم میں سے نہیں ہیں بلکہ یہ میری امت کے یہودی اور کافروں سے بڑھ کر گمراہ اور جہنمی ہیں، یہ مردوں کی خصوصی ٹولی کا حلقہ بناتے ہیں اور ذکر کرتے وقت اپنی آوازیں اونچی کرتے ہیں، یہ سمجھتے ہیں کہ یہی نیک لوگوں کا شیوہ ہے بلکہ یہ تو کفار سے بھی زیادہ گمراہ ہیں، یہ جہنمی ہیں اور گدھوں کی طرح چیختے چلاتے ہیں... یہاں تک کہا کہ: ان کا عمل بدکاروں کے عمل کی مانند ہے۔(۱)

پھر الحر العاملی نے اس روایت اور اس کے علاوہ ان دلیلوں پر تعلیق لگائی ہے جو تصوف کی مذمت میں وارد ہیں، کہا: '' میں کہتا ہوں: جو گزشتہ اور آنے والی تصریحات میں غور و تدبر کرے گا اسے پتہ چل جائے گا کہ اکثر و بیشتر مذہبی

(۱) الرسالۃ الإ ثنا عشریہ فی الرد علی الصوفیہ (ص ۱۶)، الفصول المہمۃ (۹۲/۲)، وسائل الشیعۃ (۱۳۱/۴).

امور میں اس قدر تصریح اور مبالغہ آرائیاں نہیں ہوتی ہیں، لیکن یہی شریعت کا مقتضی ہے، کیونکہ ائمہ علیہم السلام کو یہ پتہ چل گیا کہ یہ فتنہ دینی فتنوں میں سب سے عظیم فتنہ اور امامیہ مسلک کے کمزور عقیدہ والے حضرات کے نزدیک سب سے قوی شبہہ ہے، اس لئے متقدمین اور متأخرین صوفیہ زہد وتقوی، عبادت وریاضت ظاہر کر کے شیعہ حضرات کو مسلسل دھوکہ اور فریب میں مبتلا کر رہے ہیں کہ یہی سعادت وخوشی کے حصول کا قوی ترین سبب ہے، پھر اسی اثنا میں ان کے سامنے ایسی بدعات وخرافات کو بناؤ سنوار کر پیش کرتے ہیں جو انہیں سچے دین اور صراط مستقیم سے نکال دے، جیسے حلول اور اتحاد وغیرہ کا عقیدہ، یہاں تک کہ انہوں نے لازماً امامیہ کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے، ان میں سے ہر ایک دوسرے کو گمراہ اور بھٹکا ہوا قرار دے رہا ہے، جب کہ پیروکار و متبعین حضرات دونوں جماعتوں کے رئیسوں کو بڑھاتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک کے قول کو قبول کرتے ہیں اور دوسروں کو دین سے بالکلیہ خارج مانتے ہیں، اس مصیبت سے ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں؟!(۱)

اور الحر العاملی تاکید کے ساتھ کہتا ہے کہ صوفیوں کی مذمت، ان پر لعنت

(۱) دیکھیے کتاب: الرسالۃ الإثنا عشریۃ فی الرد علی الصوفیۃ (ص ۱۶ و ۳۴).

بھیجنے اوران کے کفراور زندیق ہونے پرحکم لگانے کے متعلق وارددلیلیں متواتر ہیں،الحرالعاملی نے اپنی کتاب: ’’ اہل تصوف کے رد میں اثنا عشریہ رسالہ ‘‘ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوراوراماموں سے ایک ہزار حدیثیں جمع کی ہیں جو صوفیوں کی عمومی اورخصوصی دونوں اعتبار سے مذمت،ان پرلعنت بھیجنے،ان کی تکفیر اورہراس چیز کے بطلان پردلالت کرتی ہیں جس کے ساتھ انہوں نے اسے مخصوص کیا ہے۔(۱)

(۱) (۱) دیکھیے کتاب:الرسالۃ الإثناعشریۃ فی الرد علی الصوفیۃ/مقدمۃ:کلمۃ الناشر(ص۴).

اہل تصوف کی بابت
اثنا عشریہ شیعی ائمہ کا موقف

امام صادق صوفیوں کو اہل بیت کا دشمن اور صوفیوں پر رد کرنے والے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کافروں سے جہاد کرنے والا قرار دیتے ہیں!!

شیعوں کے محدث عباسی القمی نے اپنی کتاب "سفینۃ البحار" میں ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے روایت بیان کی ہے، آپ سے ایک شخص نے ایسی قوم کے بارے میں دریافت کیا جن کا ظہور دورحاضر میں ہوا ہے؟ تو امام صادق نے فرمایا: یقیناً یہ ہمارے دشمن ہیں، جو ان کی طرف مائل ہوا وہ بھی انہیں میں سے ہے اور اس کا حشر بھی انہیں کے ساتھ ہوگا، عنقریب کچھ قومیں ایسی ہوں گی جو ہم سے محبت کا دعوی کریں گی جب کہ ان کا میلان اہل تصوف کی طرف ہوگا اور انہیں کی مشابہت اختیار کریں گی، ان کے القاب واقوال کو اپنائیں گی، یادرکھیں جو ان کی طرف مائل ہوا وہ ہم میں سے نہیں ہے اور میں اس سے بری ہوں اور جس نے ان کا انکار کیا اور ان پر رد کیا وہ اس شخص کی مانند ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں کافروں سے جہاد کیا ہو۔(۱)

---

(۱) محدث القمی - سفینۃ البحار (ج۲ص ۵۷).

امام صادق کا اہل تصوف کی بابت موقف
آپ صوفیوں کے عقیدے کو فاسد قرار دیتے ہیں

الاردبیلی نے اپنی کتاب ''حدیقۃ الشیعہ '' میں امام ابومحمد العسکری سے روایت نقل کیا ہے کہ: ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے ابوہشام الکوفی کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ: اس کا عقیدہ بالکل فاسد تھا، اسی نے مذہب تصوف کو گھڑا ہے، اوراس نے تصوف کو اپنے خبیث عقیدے کا ٹھکانہ بنایا ہے(اوربعض نسخوں میں ہے کہ: اس نے اپنے خبیث نفس کا ٹھکانہ بنایا ہے)(۱).

(۱) حدیقۃ الشیعہ (ص۵٦۴).

تصوف کی بابت امام موسی بن جعفر کا موقف

سید ہاشم البحرانی نے اپنی کتاب: '' حلیۃ الابرار '' میں شقیق البلخی سے روایت نقل کیا ہے، شقیق کہتے ہیں: '' میں نے حج کیا اس دوران میں نے ایک گندمی رنگ کے آدمی کو تن تنہا خالی ہاتھ دیکھا، اس کے پاس کوئی چیز نہیں تھی، میں نے اپنے جی میں کہا یہ صوفی آدمی ہے لوگوں پر بوجھ بنے گا، اس نے میری طرف نگاہ ڈالی اور کہنے لگا اے شقیق (زیادہ گمان کرنے سے بچو کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں) یہ سن کر میں پشیمان ہوا اور میں نے کہا: یہ نیک آدمی ہے میرے بولنے سے پہلے ہی میرا نام لیا اور میرے دل کی بات بھی بتلا دی، جب میں اسے دیکھوں گا تو ضرور عذر و معذرت کروں گا، جب انہوں نے دوبارہ مجھے دیکھا تو فرمایا: اے شقیق (میں اس شخص کو معاف کر دیتا ہوں جو ایمان لائے، عمل صالح کرے پھر راہ یاب ہو) پھر جب وہ مکہ پہنچے تو میں نے ان کے بارے میں دریافت کیا کہ یہ کون ہیں تو مجھے بتلایا گیا کہ یہ موسی بن جعفر علیہ السلام ہیں ''

الحر العاملی اس روایت پر تعلیق لگاتے ہوئے کہتے ہیں: " میں کہتا ہوں: اس شخص پر امام کا انکار دیکھئے جو آپ کی طرف ایسی تصوف کی نسبت کرتا ہے جس کا شریعت سے کوئی تعلق نہیں، کس طرح سے آپ نے انہیں تصوف سے منع کیا اور انہیں اس تہمت سے بچنے کا حکم دیا، اور اس نام (صوفی) سے راضی نہ ہوئے اور جب صالح اور نیک آدمی کی طرف نسبت کی گئی جو نصوص شرع کے موافق تھا تو اس سے راضی ہوگئے اور اسے توبہ، ہدایت، اور عمل صالح قرار دیا، اس سے یہ بات بخوبی واضح ہوگئی کہ پہلی نسبت (صوفیت والی نسبت) گناہ، گمراہی اور برا عمل ہے، اور یہ سب بالکل واضح ہے، اور ان کے اس قول سے یہ گمان نہ کیا جائے کہ ان کا انکار اس قول: (کہ وہ لوگوں پر بوجھ بننا چاہتے ہیں) کی وجہ سے تھا کیونکہ ذکرِ صلاح کی جگہ لوگوں پر بوجھ بننے کی نفی کی صراحت نہیں کی (ایسا نہیں ہے) اور اگر اس سے وہ مراد نہیں جو ہم کہہ رہے ہیں تو تقابل (یعنی صوفی کا مقابلہ صالح کے ساتھ) کرنے کا کوئی معنی نہیں رہ جائے گا، لہذا یہ بات واضح ہوئی کہ یہ نام (صوفی) شرعاً جانا پہچانا نہیں ہے۔(۱)

(۱) دیکھیے کتاب: الرسالۃ الاِ ثنا عشریۃ فی الرد علی الصوفیۃ (ص ۴۵)۔

امام الرضا صوفیوں کو گمراہ اور احمق قرار دیتے ہیں اور صوفیوں پر رد کرنے والے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں کافروں سے جہاد کرنے والا قرار دیتے ہیں!!

الاردبیلی نے اپنی کتاب ''حدیقۃ الشیعہ'' میں ابوالخطاب سے ایک روایت ذکر کی ہے وہ امام الرضا علیہ السلام سے روایت بیان کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: کوئی تصوف کا قائل نہیں ہے مگر دھوکہ، گمراہی اور حماقت کی وجہ سے''(۱).

اور ایک روایت میں یوں ہے، ابوالقاسم جعفر بن محمد قولویہ سے وہ سعد بن عبداللہ سے وہ احمد بن محمد بن عیسی سے وہ الحسین بن سعید سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ میں نے الرضا سے صوفیوں کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: کوئی تصوف کا قائل نہیں ہے مگر دھوکہ، گمراہی اور حماقت کی وجہ سے اور بسا اوقات یہ ساری چیزیں کسی ایک شخص میں موجود ہوتی ہیں ''(۲).

(۱) حدیقۃ الشیعہ (ص۲۵۱).

(۲) أیضا

الحر العاملی اس روایت پر تعلیق لگاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ روایت اور اس میں وارد تین قسمیں (دھوکہ، گمراہی، حماقت) کی تقسیم کی وجہ جو میں نے سمجھی ہے وہ یہ ہے کہ: صوفیت اور وہ چیزیں جن سے اہل تصوف متصف ہیں گھڑی ہوئی اور بدعت کے قبیل سے ہیں اور اماموں کے دشمنوں کا یہی شیوہ رہا ہے، تو جو شخص اپنی نسبت ان کی طرف کرے گا یا تو وہ سرداروں میں سے ہوگا اور وہ پہلی قسم (دھوکہ) والے لوگ ہیں یا وہ پیروکاروں میں سے ہوگا پھر یا تو وہ ان کے زہد اور صلاح کے اظہار کی وجہ سے ان کے دھوکہ میں آجائے گا، تو اس کا شمار دوسری قسم میں ہوگا یا مطالعہ کی کمی، کج فہمی اور ظاہر پر قناعت کر لینے کی وجہ سے ہوگا تو اس کا شمار تیسری قسم (حماقت) میں ہوگا، اور ان تینوں میں منحصر کرنے کا مطلب یہ ہوا کہ ان سب کا طریقہ باطل ہے، نیز نام کے لیبل میں بھی اس کے بطلان کی صراحت ہے۔(۲).

اور امام الرضا سے منقول ہے، انہوں نے فرمایا: ”جس کے پاس اہل تصوف کا تذکرہ ہوا اور وہ اپنی زبان یا دل سے ان کا انکار نہ کرے تو وہ ہم میں سے

(۱) (۱) دیکھیے کتاب: الرسالۃ الاثناعشریۃ فی الرد علی الصوفیۃ (ص۳۲).

نہیں ہے،اور جس نے ان کا انکار کیا گویا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں کفار سے جہاد کیا ''(۱).

اور الحر العاملی اس روایت پر تعلیق لگاتے ہوئے رقم طراز ہیں : میں کہتا ہوں: '' اس جملہ میں اس بات کی صراحت بخوبی موجود ہے کہ حسب امکان صوفیوں کا انکار واجب ہے،جب کہ اس کے علاوہ انکار منکر کے وجوب پر عام دلیلیں بھی شامل ہیں،اسی طرح سے اس میں صوفیوں کے کفر کی دلیل موجود ہے کیونکہ کافروں کی مشابہت اختیار کرنے کی وجہ سے ان پر کفر کا حکم لگایا جائے گا، بلکہ یہ بھی ممکن ہے کہ ان پر انکار کی تشبیہ سے مراد ان پر کفر کا حکم لگانے کے ساتھ ساتھ کافروں سے جہاد کرنا بھی ہو،نہ کہ کافروں کے ساتھ تشبیہ دینے کے متعلق فقط،اور دونوں صورتوں میں ان پر کفر کا حکم لازم ہے '' (۲).

---

(۱) مستدرک الوسائل (۱۲/۳۲۳).

(۱) دیکھیے کتاب: الرسالۃ الإ ثناعشریۃ فی الرد علی الصوفیۃ (ص۳۲).

اہل تصوف کے متعلق امام الہادی کا موقف یہ کہ وہ اس امت کے نصاری اور مجوس ہیں۔

الأردبیلی اپنی کتاب: ''حدیقۃ الشیعہ ''میں محمد بن الحسن کی روایت ذکر کی ہے، وہ ابوالخطاب سے روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ میں الہادی علی بن محمد علیہما السلام کے ساتھ نبی کی مسجد میں بیٹھا تھا کہ آپ کے پاس آپ کے ساتھیوں کی ایک جماعت آئی جس میں ابو ہاشم الجعفری بھی تھے جو ادیب تھے اور امام صاحب کے نزدیک ان کا مقام بلند تھا، اس کے بعد صوفیوں کی ایک جماعت مسجد میں داخل ہوئی اور وہ لوگ گول دائرہ کی شکل میں مسجد کے ایک کنارہ بیٹھ گئے اور لا الہ الا اللہ کی رٹ لگانے لگے، یہ دیکھ کر امام الہادی نے فرمایا: ان دھوکہ بازوں کی طرف متوجہ مت ہو کیونکہ یہ شیاطین کے دوست اور دین کے قواعد کی دھجیاں اڑانے والے ہیں، بدن کی راحت کے لئے زہد کا لبادہ اوڑھتے ہیں اور چوپایوں کا شکار کرنے کے لئے تہجد پڑھتے ہیں، بتکلف ایک مقررہ وقت تک بھوکے رہتے ہیں تا کہ بھولے بھالے لوگوں سے دولت جمع کر سکیں، بیماری سے بچنے کے لئے خوراک کم کرتے ہیں، لوگوں سے عشق ومحبت کی باتیں کر کے انہیں ہلاکت کے

عمیق غار میں ڈھکیل دیتے ہیں، لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے لا الہ الا اللہ کا ورد کرتے ہیں، ان کا وظیفہ ناچنا اور تالی بجانا ہے اور ان کا ذکر گانا بجانا ہے، ان کی پیروی بے وقوف کرتے ہیں اور ان پر احمق بھروسہ کرتے ہیں، جس نے ان کی زندگی یا مرنے کے بعد زیارت کی گویا اس نے یزید، معاویہ، ابوسفیان کی مدد کی، یہ سن کر امام علیہ السلام کے اصحاب میں سے ایک نے کہا اگر چہ وہ آپ کے حقوق کا قائل ہو؟ تو امام صاحب نے غصہ جیسی کیفیت میں اس کی طرف دیکھ کر فرمایا: تم کو اس سے کیا لینا دینا، جو ہمارے حقوق کا اعتراف کرے گا وہ ہماری عقلوں میں نہیں جائے گا، کیا تجھے معلوم نہیں کہ یہ صوفیہ کی بدترین جماعت سے تعلق رکھتا ہے جب کہ جملہ صوفیہ ہمارے مخالف ہیں، ان کا طریقہ ہمارے طریقے سے میل نہیں کھاتا، وہ تو اس امت کے نصاریٰ اور مجوس ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ کے نور کو بجھانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں جب کہ اللہ اپنا نور مکمل کر کے رہے گا اگر چہ کافر ناپسند کریں'' (۱)

الحر العاملی نے اس روایت پر تعلیق لگاتے ہوئے کہا: '' اگر ائمہ علیہم

(۱) حدیقۃ الشیعہ (۶۰۳).

السلام سے اس روایت کے علاوہ کوئی اور روایت وارد نہ ہوتی جو تصوف اور اہل تصوف سے متنبہ کرنے کے بارے میں بلیغ الفاظ ،لطیف معانی،اور ہر صوفی کی جہالت وگمراہی پر نص صریح ہے تو یہی ایک حدیث صوفیوں کے حالات اوران کی گمراہی کا پردہ چاک کرنے کے لئے کافی تھی کیونکہ جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ انہوں نے اس بات کی مکمل وضاحت اورصراحت فرمادی ہے کہ صوفیوں کا طریقہ باطل اور فاسد ہے،اوراس فرق کی نفی کردی کہ وہ عام شخص ہے یا شیعوں میں سے جو بھی ان کے ساتھ ہوگا وہ برے اور گھٹیا راستے پر ہوگا،اور ایسے لوگ کافر اور اسلام سے نکلے ہوئے ہیں جیسا کہ ذی فہم سے یہ چیز مخفی نہیں ہے ''(۱).

---

(۱) دیکھیے کتاب: الرسالۃ الإثناعشریۃ فی الرد علی الصوفیۃ (ص ۲۹-۳۰).

تصوف کے متعلق امام العسکری کا موقف

الأردبیلی نے اپنی کتاب: " حدیقۃ الشیعہ " میں اور الحر العاملی نے اپنی کتاب: " رسالہ اثناعشریہ" میں امام العسکری علیہ السلام سے روایت ذکر کی ہے کہ انہوں نے ابو ہاشم الجعفری سے گفتگو کی، فرمایا: اے ابو ہاشم لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ لوگ ہنس مکھ اور خوش وخرم تو ہوں گے لیکن ان کے دل تاریک اور گدلے ہوں گے، ان کی سنت بدعت اور ان کی بدعت سنت ہوگی، ان کے نزدیک مومن حقیر اور فاسق مکرم ومعزز ہوگا، ان کے امرا جاہل اور جابر ہوں گے، اور ان کے علما ظلمت وتاریکی کی دلدل میں ہوں گے، ان کے مالدار فقیروں کا توشہ چرائیں گے اور ان کے چھوٹے بڑوں سے آگے بھاگیں گے، ان کا ہر جاہل تجربہ کار اور ہر ہوشیار ان کے نزدیک محتاج ہوگا، مخلص اور مشکوک، بھیڑ اور بھیڑیئے کے درمیان فرق نہیں کرسکیں گے، کیونکہ ان کا میلان فلسفہ اور تصوف کی طرف ہوگا، اللہ کی قسم یہ لوگ حق سے انحراف اور تحریف کرنے والے ہوں گے، ہمارے مخالفین کی مدح سرائی میں زمین وآسمان کے قلابے ملائیں گے اور ہماری جماعت اور ہم سے محبت کرنے والوں کو گمراہ قرار دیں گے... " (۱).

(۱) حدیقۃ الشیعۃ (ص ۵۶۵)، الرسالۃ الإثناعشریۃ فی الرد علی الصوفیۃ (ص ۳۳).

امامیہ شیعہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ تصوف باطل اور تصوف کے پیروکار کافر ہیں

تصوف کے بطلان ، اہل تصوف کی مذمت اور انہیں بدترین صفات سے متصف کرنے میں قدیم وجدید کے علماء شیعہ متفق ہیں، اور جن علمانے اس پر اجماع نقل کیا ہے اور اس کی تفصیل بیان کی ہے ان میں سرفہرست شیعوں کے شیخ الحر العاملی ہیں جنہوں نے اپنی کتاب: (اہل تصوف کے رد میں اثناعشریہ رسالہ) میں اس موضوع پر قلم اٹھایا ہے،تصوف کے بطلان اور اہل تصوف کی مذمت میں عقلی دلائل اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ائمہ سے روایتوں کے ذکر کرنے کے بعد آٹھویں مبحث کا ذکر کیا ہے جس میں انہوں نے اجماع پر قلم اٹھایا ہے۔

کہا: آٹھواں مبحث: امامیہ شیعہ اور جملہ اثناعشریہ کا تصوف اور اہل تصوف کے رد پر اجماع ہے، نبی صلی اللہ علیہ،اور ائمہ علیہم السلام کے دور سے لے کر موجودہ زمانے کے قریب تک،اور اپنے ائمہ کی پیروی کرتے ہوئے مسلسل لوگ اہل تصوف پر رد کر رہے ہیں، جو ان سے اس بارے میں وارد ہے اس کے ایک حصہ پر مطلع ہوا اور پہلے باب میں اس پر دلالت کرنے والی چیز کا بیان گزر چکا ہے،اور مزید اس کی دلیلیں مستقبل میں بھی آئیں گی،تو قطعی طور پر اس بات کا علم ہوا کہ ائمہ

علیہم السلام اس اجماع میں داخل ہیں لہذا اس اجماع کی حجیت اور اس کی صحت واضح ہے، اور امامیہ شیعہ کے یہاں یہ چیز معروف ہے، جو بھی شیعوں کے احوال وکوائف سے اور ان کی کتابوں سے واقف ہے اسے اس کا بخوبی علم ہے، پھر بھی اس کے باوجود اس اجماع کو جماعت کے باوقار لوگوں نے نقل کیا ہے اور ایک سے زائد عالموں اور فاضلوں نے اس کی صراحت کی ہے، اور ان میں سے بعض ناموں کے متعلق آپ کو مطلع بھی کیا جائے گا ان شاء اللہ تعالی، اور گزشتہ اور اس جیسی حدیثوں سے اجماع پر ائمۂ کرام کی موافقت ظاہر ہے کہ اس نام کا اطلاق ان پر کسی نے نہیں کیا، نہ تو شیعہ نے اور نہ ہی غیر شیعہ نے اس کی نسبت ان کی طرف کی ہے... اور یہ بات جان لو کہ منجملہ اجماع نقل کرنے والوں میں سید باوقار ابوالمعالی محمد بن نعمۃ اللہ الحسینی رحمہ اللہ ہیں جنہوں نے اپنی اس کتاب میں اجماع کا تذکرہ کیا ہے جسے انہوں نے مذاہب وادیان میں مذہب صوفیہ کے نظریہ کے متعلق بحث کرنے کے لئے خاص کیا ہے، اور اہل سنت والجماعت کی اکثریت اور جملہ شیعوں نے صوفیوں کی تردید کی ہے، اور اپنے ائمہ سے صوفیوں کی مذمت میں حدیثیں نقل کی ہیں... یہاں تک کہا کہ تمام شیعہ صوفیوں کے کفر اور ان کی تردید میں عظیم مبالغہ کی حد تک پہنچ گئے ہیں اور ضرورت کے بغیر صوفیت سے موسوم ہونے کو جائز نہیں

ٹھہرایا ہے، اور انہوں نے اس معنی کی متعدد روایتیں اپنے ائمہ علیہم السلام سے روایت کی ہیں " انتہی)(۱)

(۱) دیکھیے کتاب: الرسالۃ الاِ ثناعشریۃ فی الرد علی الصوفیۃ (ص۴۴-۴۵).

صوفیوں کے متعلق ان امامیہ علما کا موقف جنہوں نے صوفیت کی تردید کی ہے اورانہیں کافر وگمراہ قرار دیا ہے۔

ان میں سے : شیعوں کے شیخ احمد بن محمد آذر بائجانی ہیں جو المقدس الاردبیلی (متوفی ۹۹۳ہجری)(۱) سے معروف ہیں، انہوں نے اہل تصوف پر شدید حملہ کیا ہے،انہیں شیاطین کا حلیف اور دینی قواعد کو بگاڑنے والا یہاں تک کہ اس امت کا مجوس قرار دیا ہے۔

الاردبیلی اپنی کتاب: ''حدیقۃ الشیعہ '' میں کہتے ہیں: '' صوفیوں کی طرف التفات نہ کرو کیونکہ یہ شیاطین کے اتحادی اور دین کے قواعد کو بگاڑنے والے ہیں،جسمانی راحت کے لئے زہد کا لبادہ اوڑھتے ہیں،اورلوگوں کو اپنے دام میں پھنسانے کے لئے تہجد پڑھتے ہیں،جس نے ان میں سے کسی ایک کی مدد کی

(۱) یہ احمد بن محمد آذر بائجانی ہیں جو مقدس اردبیلی سے مشہور ہیں،سید مصطفیٰ التفرشی سب سے پہلے وہ شخص ہیں جنہوں نے ان کا ذکر اپنی کتاب ''نقدالرجال '' میں ارباب رجال وتراجم میں سے کیا ہے،انہوں نے کہا: احمد بن محمد اردبیلی، بزرگی، ثقہ اور امانت میں اتنا مشہور ہیں کہ ذکر کی کوئی ضرورت نہیں ہے،ان کے بارے میں عبارتیں گردش کریں اس سے یہ اوپر ہیں،آپ متکلم اور فقیہ،تھے آپ کی شان عظیم،آپ کا مقام بلند اور آپ باوقار تھے،اپنے زمانے کے سب سے بڑے متقی ،پرہیزگار اور عبادت گزار تھے ''. (نقدالرجال).

گویا وہ شیطان کی زیارت اور اور بتوں کی پوجا کے لئے گیا، اور جس نے ان میں سے کسی ایک کی بھی مدد کی گویا اس نے یزید، معاویہ اور ابوسفیان کی مدد کی '' (۱)

اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ انہیں اس امت کا مجوسی قرار دیا ہے، الاردبیلی نے کہا: **اہل تصوف اس امت کے نصاری اور مجوسی ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ کے نور کو بجھانا چاہتے ہیں جب کہ اللہ تعالی اپنے نور کو پورا کرے گا اگرچہ مشرکین ناپسند کریں** '' (۲)

اور مذکورہ کلام کو خصوصی طور پر متاخرین صوفیہ جیسے محی الدین ابن عربی، عبدالرزاق الکاشانی، اور شیخ عزیز النسفی پر محمول کرتے ہیں اور انہیں کافر وزندیق گردانتے ہیں.

شیخ المفید (۳) کہتے ہیں کہ: صوفیہ اباحیت کو جائز قرار دیتے ہیں بلکہ وہ ملحد

---

(۱) دیکھیے مقدس اردبیلی کی کتاب: حدیقۃ الشیعۃ (ص ۵۶۵).

(۲) ایضا (ص ۶۵۴).

(۳) شیخ مفید: یہ ابوعبداللہ محمد بن محمد العکبری متوفی (۴۱۳ ہجری) موافق (۱۰۲۲ عیسوی) ہیں ان کا شمار امامیہ کے کبار علما میں ہوتا ہے، ان کے بارے میں ان کے شاگرد احمد بن علی النجاشی کہتے ہیں: '' ہمارے شیخ، ہمارے استاذ رضی اللہ عنہ آپ کا مقام اس سے کہیں زیادہ بڑا ہے کہ آپ کو فقیہ، علم کلام کا ماہر، محدث، ثقہ، عالم وغیرہ کہا جائے '' النجاشی - معجم رجال الحدیث: (۱۷/۲۰۲).=

اور زندیق ہیں۔

شیخ المفید کا شمار امامیہ شیعہ کے ان چوٹی کے علما میں ہوتا ہے جنھوں نے صوفیت کی تردید میں قلم اٹھایا ہے، الحر العاملی کہتے ہیں: " شیخ المفید محمد بن محمد بن النعمان قدس سرہ نے حلاجیوں کی تردید میں کتاب تصنیف کی ہے، جو شخص بھی صوفیوں کے رد پر قلم اٹھاتا ہے اسی کتاب سے نقل کرتا ہے، اور لوگوں نے آپ کی سوانح حیات اور کتابوں کی تعداد بیان کرتے وقت اس کا تذکرہ کیا ہے جیسا کہ النجاشی اور الشیخ وغیرہ کی فہرست میں یہ چیز موجود ہے...اور ہمارے بعض علما نے ان سے نقل کیا ہے جسے انہوں نے اپنی کتاب: (الحلاج پر رد) میں لکھا ہے: " اللہ تمہاری مدد کرے، اکثر بیشتر اس عالم کی بات جو بظاہر امامت کا قائل ہے بہتر ہے، جب کہ اس کا اندرونی عمل قبیح اور برا ہے، یہ پرہیزگاری اور ایمان کا اعلان کرتا ہے جب کہ باطن میں کفر اور عداوت چھپائے ہوئے ہے، دنیا کو دین کے

= اور شیخ مفید کے بارے میں ان کے تلمیذ طوسی کا کہنا ہے: آپ امامیہ کے متکلمین میں سے ایک ہیں، آپ اپنے دور میں امامیہ کے صدر تھے، آپ بڑے عالم اور علم کلام میں ماہر، اور گہری بصیرت والے فقیہ تھے، آپ بلا کے ذہین، ذکی اور حاضر جواب تھے آپ نے چھوٹی بڑی تقریباً دوسو کتابیں تصنیف کی ہیں " الطّوسی- معجم رجال الحدیث (۱۷/۲۰۶).

ذریعہ کھا رہا ہے، کمزور مومنوں کے دل میں شبہ پیدا کر رہا ہے، اللہ کے دین میں الحاد، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل واولاد میں عناد ڈال رہا ہے، جب ہم نے دیکھا کہ حلاجیہ فرقہ نجات یافتہ فرقہ کے بہکانے میں منہمک ہے تو ہم ان کی گمراہی کا سد باب اور ان کے اقوال کی تردید کی طرف متوجہ ہوئے تاکہ وہ اپنے اوہام وخرافات کے ذریعہ انہیں غلو ومبالغہ میں نہ واقع کردیں اور ان کے اعراض کرنے سے وہ خود مسلک نجات سے اعراض نہ کر بیٹھیں... '' (۱)

اور صوفیت کے متعلق شیخ مفید کے اقوال میں سے یہ بھی ہے کہ:

''حلاجیہ اہل تصوف کی ایک قسم ہے، یہ اباحیت اور حلول کے قائل ہیں، اور حلاج شیعیت کا اظہار کرنے میں ماہر نہیں تھا اگرچہ اس کا ظاہری معاملہ تصوف تھا، صوفیہ ملحد اور زندیق قوم ہے، یہ اپنی دینداری کا جھانسہ دے کر ہر فرقہ کو حلاج کے اباطیل کی طرف بلاتے ہیں، یہ مجوسیوں کی مانند زرتشتی معجزات کا دعوی کرتے ہیں اور عیسائیوں کی طرح رہبانیت کے دلائل بیان کرتے ہیں، اور ان کی عبادتیں مجوسیوں اور نصاری سے زیادہ میل کھاتی ہیں، یہ شریعت پر عمل کرنے کے معاملہ

(۱) دیکھیے کتاب: الرسالۃ الإثناعشریۃ فی الرد علی الصوفیۃ (ص ۴۶).

میں نصاری اور مجوسیوں سے بھی زیادہ گئے گزرے ہیں ''(١).

شیعوں کے رئیس المحد ثین، شیخ ابو جعفر بن بابویہ نے صوفیوں کی تردید اور ان پر طعن وتشنیع کرنے میں مبالغہ کیا ہے۔

شیعوں کے وہ علما جنہوں نے اہل تصوف پر رد اور لعن طعن میں مبالغہ کیا ہے ان میں شیعوں کے شیخ ابو جعفر بن بابویہ(٢) ہیں، الحر العاملی ابن بابویہ کے بارے میں کہتے ہیں: '' معزز شیخ، رئیس المحد ثین ابو جعفر بن بابویہ رضی اللہ عنہ جن کی ولادت صاحب الزمان علیہ السلام کی دعا کے نتیجہ میں ہوئی، آپ کے

---

(١) دیکھئے مفید کی تصحیح اعتقادات الإمامیہ ص (١٣٣).

(٢) محمد بن علی بن الحسین بن موسی بن بابویہ القمی، جو شیخ صدوق سے معروف ومشہور ہیں، ٣٠٦ ہجری میں قم کے اندر پیدا ہوئے، شیخ طوسی کہتے ہیں: محمد بن علی بن الحسین بن موسی بن بابویہ القمی، بلند مقام والے، حدیثوں کے حافظ اور رجال کی بصیرت رکھنے والے اور ناقد الحدیث تھے اہل قم میں آپ کے حفظ اور کثرت علم کا کوئی ثانی نہ تھا آپ نے تین سو کتابیں تصنیف کی ہیں، اور النجاشی اپنے رجال میں رقم طراز ہے: ابو جعفر الری میں مقیم تھے، آپ ہمارے شیخ، ہمارے فقیہ اور خراسان میں جماعت کا چہرہ تھے، ٣٥٠ ہجری میں بغداد گئے تو آپ سے جماعت کے بڑوں نے سماع کیا جب کہ آپ کمسن تھے، اور ابن ادریس السرائر میں رقم طراز ہے: آپ ثقہ، محترم، زیرک، ناقد الحدیث اور رجال کے ماہر تھے، آپ ہمارے شیخ مفید کے استاذ تھے۔ دیکھئے کتاب: من لا یحضرہ الفقیہ کا مقدمہ (١/ ٧).

فضائل بے شمار ہیں، آپ نے عقائد اور حدیث کی کتابوں مثلاً عیون الاخبار، معانی الاخبار، اور التوحید والعلل وغیرہ میں اہل تصوف پر شدید رد کیا ہے بایں طور کہ صوفیوں کی تردید میں متعدد حدیثیں روایت کی ہیں... '' (۱)

المجلسی (۲) نے صوفیت کے منہج سے خبردار رہنے اور صوفیت کی شدت سے تردید کی ہے۔

المجلسی نے اپنی کتاب: العقائد یا (اعتقادات المجلسی) میں کہا ہے کہ ''..ہمارے زمانے کی ایک جماعت نے بدعت کو دین بنا ڈالا ہے، اس کے ذریعے وہ اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور اس بدعت کو تصوف سے موسوم کرتے

---

(۱) دیکھیے کتاب: الرسالة الإثناعشرية فی الرد علی الصوفية (ص ۴۸-۴۹).

(۲) شیخ محمد باقر بن شیخ محمد تقی المجلسی الأصفہانی (۱۱۱۱ہجری/۱۶۹۹عیسوی). بارہویں صدی ہجری میں المجلسی کو امامیہ مذہب کا مجدد مانا جاتا ہے، المجلسی کے بارے میں القمی نے کہا: شیخ الاسلام والمسلمین، پایہ کے مجاہد دین اور مذہب کو رائج کرنے والے، امام، علامہ، محقق اور مدقق تھے، (الکنی والألقاب للقمی (۳/۱۲۸). اور المامقانی نے کہا: آپ اسلام اور مسلمانوں کے شیخ، پایہ کے مجاہد، امام، علامہ، محقق، مدقق، معزز، باوقار، یکتا، بے بہا موتی، ثقہ، معتمد، وسیع علم والے، بہتر مصنف تھے، آپ کا مقام و مرتبہ، علوم عقلیہ اور نقلیہ میں مہارت، دقت نظر، بہتر رائے، اعتمادیت، امانت داری ذکر کرنے سے زیادہ معروف ومشہور ہے، تنقیح المقال/للمامقانی (۲/۸۵).

ہیں،انہوں نے رہبانیت کوعبادت بناڈالا ہے، جب کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے روکا ہے ،آپ نے شادی کرنے،مخلوق کے ساتھ میل جول رکھنے،جماعت میں حاضر ہونے،مومنوں کی مجلسوں میں شرکت کرنے،ایک دوسرے کی رہنمائی کرنے،احکام دین کی تعلیم وتعلم،مریض کی عیادت،جنازوں کے پیچھے چلنے،مومنوں کی زیارت،ان کی ضرورتوں کی تکمیل کی سعی ،بھلائی کاحکم کرنے ،برائیوں سے روکنے،اللہ کے حدود کو قائم کرنے،اور اس کے احکام کو پھیلانے کاحکم دیاہے،اوروہ رہبانیت جسے انہوں نے گھڑا ہے جملہ فرائض اور سنن کے چھوڑنے کومستلزم ہے،پھرصوفیوں نے اس رہبانیت کی آڑ میں طرح طرح کی عبادتیں گھڑ رکھی ہیں،جیسے ذکریعنی خاص ہیئت پرخاص عمل جب کہ اس کے بارے میں نہ تو نص ہےاورنہ ہی کوئی حدیث،نہ تو کسی کتاب میں ہےاورنہ ہی کسی اثر میں،لاریب اس طرح کی چیزیں حرام اور بدعات ہیں،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر بدعت گمراہی ہےاورہر گمراہی کاراستہ جہنم ہے۔

ان بدعات وخرافات میں سے ذکرجلی ہے،جس میں صوفیہ شاعری گنگناتے ہیں،گدھوں کی طرح چیختے ہیں،مکےاورتالیوں کی گڑگڑاہٹ سےاللہ کی عبادت کرتے ہیں اورگمان یہ کرتے ہیں کہ ان کےگھڑے ہوئےاذکارکےسواکسی

عبادت کا کوئی معنی نہیں، یہ جملہ سنن ونوافل کا اہتمام نہیں کرتے، صرف فرائض پر قناعت کرتے ہیں وہ بھی سرعت کے ساتھ جیسے کوا چونچ مار رہا ہو، اگر علما کا خوف نہ ہوتا تو اس اصل کو بھی ترک کردیتے۔

-اللہ کی لعنت ہو ان پر- یہ فقط بدعات پر اکتفا نہیں کرتے ہیں بلکہ دین کے اصول میں تحریف کرتے ہیں، اور وحدۃ الوجود کے قائل ہیں، اور اس کا مشہور معنی جو ان کے مشائخ سے سنا گیا اللہ تعالی کے ساتھ کفر ہے، یہ جبر (بندہ مجبور محض ہے) اور عبادتوں کے ساقط ہونے وغیرہ جیسے فاسد وباطل اصول کے قائل ہیں۔

اے میرے بھائیو متنبہ رہو، ان شیطانوں کے وسوسوں اور بہکاوے سے اپنے ایمان اور دین کی حفاظت کرو، خبردار ان کے مذکورہ طور طریقوں سے دھوکہ مت کھانا جو جاہلوں کے دلوں کو چھو لیتی ہیں... " (۱)

نعمت اللہ الجزائری (۲) صوفیوں کے بارے میں کہتے ہیں یہ راہ راست

---

(۱) اعتقادات المجلسی: (ص ۲۶-۲۹).

(۲) نعمت اللہ بن عبداللہ بن محمد الحسینی، الموسوی الجزائری، اس کی ولادت ۱۰۵۰ ہجری مطابق ۱۶۴۰ عیسوی میں الصباغیہ نامی بستی میں ہوئی یہ اطراف عراق میں بصرہ کے قریب جزائر کی بستیوں میں سے ایک بستی ہے۔

آپ کے شیخ، محدث الحر العاملی أمل الآمل (۲/۳۲۶) میں لکھتے ہیں: عالم، فاضل، محقق، علامہ، باوقار اور عصر حاضر کے استاذ ہیں۔

اور مولی مرزا عبداللہ الأفندی ریاض العلماء (۵/۲۵۳) میں لکھتا ہے، فقیہ، محدث، ادیب، متکلم، ہوشیار اور استاذ =

سے ہٹے ہوئے ہیں۔

نعمت اللہ الجزائری اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ تصوف ان فلسفیوں کا طریقہ ہے جو زندیق ،ملحد اور بھٹکے ہوئے ہیں، وہ اپنی کتاب: (الانوار النورانیہ) میں اس عنوان: (گھپ اندیرا صوفیوں اور نواصب کے احوال کے بیان میں) کے تحت لکھتے ہیں: جان لو یہ نام-تصوف-ان حکما کی جماعت کے لئے استعمال ہوتا تھا جو جادۂ حق سے ہٹے ہوئے تھے،اس کے بعد اس کا استعمال زندیقوں کی ایک جماعت کے لئے ہونے لگا '' (۱)

-شہاب الدین النجفی المرعشی (۲) صوفیہ اور تصوف کے بارے میں کہتے ہیں

= ہیں اور حالیاً تستر میں سلطان نے شیخ الاسلام مقرر کیا ہے۔
اور فقیہ، محدث، شیخ، یوسف البحرانی لؤلؤ ۃ البحرین (ص ۱۱۱) میں لکھتے ہیں: ''یہ جناب فاضل، محدث اور مدقق تھے، فرقۂ امامیہ پر آپ کا علمی دائرہ وسیع تھا اور آپ ائمۂ معصوم کے آثار کی تلاش میں ماہر تھے...'' ۔

(۱) دیکھیے کتاب: الأنوار النورانیۃ (ص ۴۶).

(۲) آپ آیۃ اللہ سید محمد حسین شہاب الدین المرعشی النجفی ہیں، لقب ابو المعالی ہے، بیسوی صدی ہجری میں امامیہ کے کبار فقہا میں ان کا شمار ہوتا تھا، ۱۳۱۵ ہجری میں شہر نجف کے اندر پیدا ہوئے، آپ کے شیخ آغا بزرگ تہرانی مصفی المقال (ص ۱۹۶) میں لکھتے ہیں: آپ عصر حاضر کے فاضل، فن رجال، انساب، تاریخ، علما کے احوال و تراجم، طبقات، مشائخ کے طرق اور ان کی سندوں کے ماہر تھے۔

کہ یہ اسلام پر ایک عظیم آفت ہے۔

سید شہاب الدین النجفی اپنی کتاب: '' احقاق الحق '' میں لکھتے ہیں:

میرے نزدیک اسلام کے لئے سب سے عظیم مصیبت صوفیت ہے، جس سے اسلام کے ارکان منہدم ہوگئے اور اس کی بنیادیں گر گئیں، اور مکمل جانچ پڑتال، ان کی باتوں میں غور کر کے، ان کے پوشیدہ مطالب کو سمجھ کر اور ان کی ٹولی کے بڑوں کے ساتھ اجتماع کر کے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ دین میں یہ بیماری نصاری کی رہبانیت سے سرایت کی ہے، اس کے بعد عام لوگوں کی ایک معتد بہ تعداد جیسے حسن بصری، شبلی، معروف طاووس، زہری، اور جنید وغیرہ نے اسے اچک لیا، پھر ان سے شیعوں میں یہ روگ آیا یہاں تک کہ ان میں خوب پروان چڑھا بایں طور کہ دین کے اساس کا کوئی پتھر اس سے محفوظ نہ رہ سکا، انہوں نے نصوص کتاب وسنت میں تاویلیں کیں، فطری اور عقلی احکام کی مخالفت کی، وحدۃ الوجود بلکہ الموجود سے چمٹ گئے اور اسے عبادت میں شامل کیا نیز ایسے اوراد واذکار پر مداومت کی جن میں کفر واباطیل کی بھرمار ہے... '' (۱).

(۱) احقاق الحق (ج۱ص۱۸۳-۱۸۵).

-محمد بن طاہر بن محمد بن حسین الشیرازی النجفی القمی صوفیوں پر کفر اور نفاق کا حکم لگاتے ہیں:

محمد بن طاہر الشیرازی (متوفی ۱۰۹۸ہجری) کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جنہوں نے صوفیت کی تردید میں شدت سے کام لیا ہے، جامعہ تہران میں فلسفہ کے استاد ڈاکٹر محسن جہانگیری اپنی کتاب (محی الدین بن عربی) میں محمد بن طاہر شیرازی کے بارے میں لکھتے ہیں:

"...آپ کو صوفیوں کے عقائد اور اقوال جیسے وحدۃ الوجود کا بخوبی علم تھا، آپ نے اس کی تردید وانکار کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا تھا کیونکہ یہ خصوصاً ابن عربی کے اقوال صاحب شریعت کے اقوال سے ہم آہنگ نہیں ہیں۔

آپ نے تصوف کے اصولوں خاص طور پر وحدۃ الوجود کے اصول اور اس کے فروع پر شدید نقد کیا ہے اور اس کے قائلین کو کافر قرار دیا ہے، بلکہ ان کے کفر کو یہود ونصاری کے کفر سے بڑا کفر شمار کیا ہے"۔(۱)

(۱) محی الدین بن عربی/ ڈاکٹر محسن جہانگیری/تعریب:عبدالرحمٰن العلوی (ص ۵۴۶-۵۴۷).

شیرازی کی نظر میں صوفیوں کا کفر یہود و نصاری کے کفر سے بڑھ کر ہے:

" یہ بات کسی سے مخفی نہیں ہے کہ اس قبیح مذہب کے لوگ اگر چہ اسلامی چولے میں ظاہر ہوئے اور نفاق کے لباس میں پوشیدہ ہیں مگر دور رس نگاہ رکھنے والوں کے نزدیک ان کا کفر یہود و نصاری کے کفر سے زیادہ خطرناک ہے، کیونکہ یہ خالق اور مخلوق کے فرق کا انکار کرتے ہیں جب کہ خالق اور مخلوق میں مغایرت کا ہونا جملہ ادیان کی ضروریات اور بدیہیات میں سے ہے... " (۱)

شیرازی نے ابن عربی کے کفریہ اقوال کو بالتفصیل ذکر کر کے اس پر رد کیا ہے، پھر اپنے کلام کو اس قول کے ذریعہ اختتام تک پہنچایا ہے:

"مذکورہ کفریات محی الدین ابن عربی کے کافر ہونے پر واضح دلیل ہیں، اور جو ان کفریات بکنے والے کو کافر نہ سمجھے وہ خود کافر، بددین اور دائرۂ یقین سے خارج شخص ہے "(۲)

اور ڈاکٹر جہانگیری اس پر اضافہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: " ..خلاصہ یہ

(۱) تحفۃ الأخیار للشیرازی (ص ۵۸).

(۲) ایضاً (ص ۱۶۵-۱۶۶).

ہے کہ محی الدین ابن عربی پر شدید ردو قدح کرنے والوں میں شیعیت کی دنیا کے اندر شیخ الاسلام شیرازی پیش پیش ہیں، انہوں نے بنا کسی پس وپیش، مکمل صراحت کے ساتھ اور بسا اوقات بنا مکمل مطالعہ کئے اہل تصوف پر شدید رد کیا ہے، اور اہل تصوف کو گمراہ، گمراہ کن، جھوٹا، افترا پرداز، احمق، یزید سے بڑا کافر اور بددین قرار دیا ہے، اور ابن عربی کے نظریہ وحدۃ الوجود اور اس کے علاوہ دیگر صوفی اصولوں کی تردید کی ہے اور انہیں دینی ومذہبی اصولوں کے خلاف گردانا ہے "(۱)۔

۔محقق محسن بیدار فر تصوف کی طرف نسبت کرنے والوں کو کافر اور زندیق قرار دیتے ہیں:

کتاب: "علم الیقین فی اصول الدین" کے محقق اپنے سابقہ امامیہ مشائخ سے مختلف نہیں ہیں، انہوں نے اس بات کی صراحت کی ہے کہ محض تصوف کی طرف انتساب کفر وزندیقیت کی طرف نسبت کرنے کے برابر ہے، کہتے ہیں: کسی شخص کا تصوف کی طرف انتساب کفر والحاد اور زندیقیت کی طرف نسبت

(۱) محی الدین بن عربی/ڈاکٹر محسن جہانگیری/تعریب: عبدالرحمٰن العلوی (ص ۵۴۷-۵۴۸).

کرنے کے برابر ہے، عموماً اس دور کے مشہور علما نے تصوف اور صوفیت کی تردید میں قلم اٹھالیا ہے اوران پر کفر وارتداد کا حکم بھی لگا دیا ہے... '' (۱).

دور حاضر کے لبنانی صاحب دستار محمد جمیل حمود العاملی نے صوفیوں کے متعلق امامیہ کا موقف بیان کیا ہے۔

صاحب دستار شیعی محمد جمیل حمود العاملی کی ویب سائٹ پر فلسفہ اور عرفان کے بارے میں سوال آیا تو انہوں نے درج ذیل جواب لکھا:

'' اللہ تعالی کے نام سے:

اسلامی فلسفہ اور اسلامی عرفان یہ دونوں تصوف کی دو قسمیں ہیں، اور تصوف مخالفین (۲) کی بدعتوں میں سے ایک بدعت ہے، اور تصوف وفلسفہ کے متعلق ہمارے ائمہ کا موقف انکار کا ہے، کیونکہ عرفان، یا تصوف وفلسفہ کا دعوی بہت ہی خطرناک ہے، اس لئے کہ یہ دونوں ایسے طریقے ہیں جن کے ذریعے اللہ تعالی تک پہنچنے کا دعوی نیز سستے اہداف اور جھوٹے مقام کا حصول آسان ہو جاتا ہے، خواہ وہ عالم ہو یا جاہل، ہوشیار ہو یا غبی، اوراس کے ثبوت کے لئے کسی دلیل

(۱) فیض الکاشانی - حاشیہ کتاب (علم الیقین فی أصول الدین) / تحقیق: محسن بیدارفر (۱/ ۳۷).

(۲) امامیہ شیعہ اہل سنت کو مخالفین کہتے ہیں۔

کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی، کیونکہ کشف، شہادت اور علم لدنی کے دعوی سے بڑی بڑی کٹھنائیاں بلکہ مدعی کے لئے ہر دشوار چیز آسان ہوجاتی ہے، اور یہ ایسا راستہ ہے جس کے ذریعہ لالچی اور کاہل حضرات بنا کسی مشقت، پریشانی، شب بیداری، اور اللہ تعالی کے احکام، اس کے دینی حقائق اور کتاب وسنت سے اس کی آیتوں کے معانی نکالنے میں دسیوں سال تک تحقیق ومطالعہ میں فکری تھکان کے بغیر اپنا ہر مطلب اور مقصد حاصل کر لیتے ہیں، اس سے ہر سالک اور ہر طالب کے لئے ایسا راستہ ہموار ہوجاتا ہے جس سے وہ اس بات کا دعوی کر سکے کہ وہی سب سے بڑا دانا اور سب سے بڑا عالم ہے، اور کسی کو اس بات کا حق بھی نہیں ہے کہ وہ اس سے حجت اور دلیل طلب کر سکے، کیونکہ کشف ہی موسی (علیہ السلام) کی لاٹھی، سلیمان (علیہ السلام) کی انگوٹھی، اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا براق ہے..

اور عرفان وتصوف کا دعوی معصوم علیہ السلام سے بے نیازی کا راستہ ہموار کرتا ہے، بایں طور کہ کشف کے ذریعہ جس علم کے حصول کا صوفی اور عرفانی دعوی کرتے ہیں وہ معصوم علیہ السلام کے علم شہودی میں شریک ہونے کا میدان ہموار کرتے ہیں جو اسے معصوم علیہ السلام سے بے نیاز کر کے شیخ عرفانی کی طرف متوجہ کر دیتا ہے پھر وہ اپنے شاگردوں کو کشف اور شہود کی راہ کا راہی بنا دیتا ہے..

اورعرفان جدید اصطلاح ہے،ابن عربی،ابو یزید بسطامی اوران جیسے صوفی علمانے صوفیت کے بجائے عرفان کا اصطلاح منتخب کیا ہے،کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ شیعہ حضرات اپنے ائمہ علیہم السلام کی باتوں کوتسلیم کرتے ہوئے صوفیت کی اس لڑی میں داخل نہیں ہوں گے،اس لئے کہ ان کے ائمہ نے صوفیوں کے ساتھ اختلاط اوران کے طریق پر چلنے سے روکا ہے...اس پر مستزاد یہ ہے کہ بعض مشہور حضرات صوفیت سے دھوکہ کھا گئے ہیں،پھرانہوں نے خصوصی طور پر ایرانی مدارس میں دینی تعلیم حاصل کرنے والے کمزورقسم کے طلبہ کو دام صوفیت میں پھنسا لیا اور اس سے ایک بڑی ٹیم تشکیل دے کرعرفانی مسلک کی طرف لوگوں کودعوت دے کر اسے رائج کررہے ہیں... " (۱).

(۱) پورافتوی پڑھنے کے لئے (مرکز العترۃ الطاہرۃ) میں اس لنک پرکلک کریں:

http://www.aletra.org/subject.php?id=19

حالت تقیہ کے سوا کسی بھی حالت میں اپنے آپ کو صوفیت سے موسوم کرنا جائز نہیں ہے(۱)

....

(۱) لغت میں تقیہ کے معنی بچنے کے ہیں، کہا جاتا ہے : توقيت الشيء یعنی میں نے اس سے پرہیز کیا۔
اور شیعوں کے نزدیک تقیہ کا مطلب: آدمی کا باطن کے خلاف ظاہر کرنا۔
شرعی تقیہ: یہ فرعی مسائل میں سے ہے، اصولی نہیں، اگر مسلمان اسے ترک کردے اور اختیار نہ کرے تو کوئی حرج نہیں ہے۔
شیعی تقیہ: یہ دین کا اصولی اور اعتقادی مسئلہ ہے، بلکہ تقیہ کے بغیر دین وایمان کا تصور ہی نہیں ہے!
جعفر صادق کہتے ہیں- بزعم شیعہ: دین کا دس میں سے نو حصہ تقیہ میں ہے، اور جس میں تقیہ نہیں اس میں دین نہیں، اصول الکافی للکلینی (۲/ ۲۱۷).
اور صادق کی طرف بھی اسی طرح کی نسبت کی گئی ہے، انہوں نے کہا: تقیہ میرے اور میرے باپ دادا کا =

....

= دین ہے، اور جو تقیہ کا قائل نہ ہو وہ مومن نہیں ہے، اصول الکافی للکلینی، باب التقیۃ (۲/ ۲۱۷، ۲۱۹).
اور صادق سے یہ بھی مروی ہے: (اگر میں یہ کہوں کہ تقیہ کا تارک نماز چھوڑنے والے کی طرح ہے تو میری بات سچ ہوگی) من لا یحضرۃ الفقیہ لابن بابویہ (۲/ ۸۰).
شیعی تقیہ: یہ عزیمت اور واجب ہے، اختیاری نہیں ہے، کہ اس کا چھوڑنا ممکن ہو، اور اجباری، اضطراری، فراخی اور اختیاری ہر حالت میں تقیہ کرنا ہے، ان حالتوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔
ابن بابویہ اپنے ائمہ سے نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں: تقیہ واجب ہے یہ ختم نہیں ہوگا تاوقتیکہ القائم کا ظہور ہو جائے، آپ کے خروج سے قبل جو اسے ترک کرے گا وہ اللہ کے دین اور امامیہ کے دین سے خارج ہو جائے گا اور اللہ، اس کے رسول اور ائمہ کا عاصی ٹھہرے گا، الاِعتقادات (ص ۱۱۴، ۱۱۵).
اور یہ ہر حال میں بلا کسی استثنا کے واجب ہے، حالت ضعف وقوت کی تفریق کا کوئی اعتبار نہیں، اور یہ صادق سے نقل کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ: وہ ہم میں سے نہیں ہے جو اپنا شعار اور لباس ان کے ساتھ نہ رکھے جن سے وہ مامون ہوتا کہ وہ مخالفین سے بچنے اور تقیہ کرنے کی عادت سے نہ نکلے۔ وسائل الشیعہ (۱۱/ ۴۶۶).
شیعی تقیہ اہل سنت کے ساتھ خاص ہے، الحر العاملی نے اپنے (وسائل) میں باب قائم کیا ہے: باب وجوب عشرۃ العامۃ (اہل السنۃ) بالتقیۃ. وسائل الشیعہ للحر العاملی (۱۱/ ۴۷۰).
اور ابوعبداللہ کی طرف یہ نسبت کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا: جس نے اہل سنت کے ساتھ پہلی صف میں نماز ادا کی گویا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پہلی صف میں نماز ادا کی، بحار الأنوار، باب التقیۃ (۷۵/ ۴۲۱).
اور شیعہ امامیہ کے نزدیک تقیہ شیعہ کو اقوال وافعال کا پابند کرتا ہے، یہی وجہ ہے کہ ہم قدیم وجدید میں اکثر

باوجود اس کے کہ امامیہ شیعوں نے صوفیوں پر ہر طرح کی طعن وتشنیع کی ،انہیں کافر،بدعتی اور فاسق قرار دیا،ان کی طرف نسبت کرنا یا صوفیت کے نام سے اپنے آپ کو موسوم کرنے کو ناجائز قرار دیا مگر شیعوں کے لئے تقیہ کی صورت میں صرف صوفی لیبل لگانا جائز قرار دیا ہے!!

....

= لوگوں کو جھوٹ بولتے ہوئے پاتے ہیں،کیونکہ اپنے دین کی حمایت کے لئے انہوں نے جھوٹ کو دین بنالیا ہے،شیعہ کا یہ دین اوران میں اکثر کا یہ اعتقاد ہے کہ جب تک چھپایا نہیں جائے گا دین کمزور رہے گا، ابوعبداللہ (بزعم شیعہ) کہتے ہیں: (تم ایسے دین پر ہو کہ اگر تم اسے چھپاؤ گے تو اللہ تعالی عزت دے گا،اور جو اسے عام کرے گا اللہ تعالی اسے ذلیل کرے گا)اصول الکافی (۲۲۲/۱).

خلاصہ: گزشتہ تفصیلات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ شرعی تقیہ شیعوں کے تقیہ سے بالکل مختلف ہے،شرعی تقیہ بعض اضطراری حالت کے لئے ہے جیسے زبردستی کی صورت میں، نیز اس کا استعمال کفار کے ساتھ معاملہ کرنے کے لئے خاص ہے نہ کہ مومنوں کے ساتھ،اور یہ دین کے اصولوں میں سے نہیں ہے کہ اس کے تارک کو کافر قرار دیا جائے یا دین سے خارج گردانا جائے،جب کہ شیعی تقیہ اس کے بالکل خلاف ہے۔ امامیہ شیعہ کے نزدیک تقیہ کی مزید جانکاری کے لئے ڈاکٹر ناصر القفاری کی کتاب: '' اُصول مذہب الشیعہ'' (۸۰۵/۲) اور شیخ محمد مال اللہ الخالدی کے جملہ مولفات اور شیخ احسان الٰہی ظہیر کی کتابوں کا مطالعہ کیا جائے،نیز نیٹ پر موجود ڈاکٹر باسم عامر کا مقالہ بعنوان:'' شرعی اور شیعہ تقیہ کے درمیان فرق '' کا مطالعہ بھی مفید ہوگا۔

کتاب ''حدائق الشیعہ'' میں امام الرضا سے مروی ہے، انہوں نے کہا:

'' کوئی بھی تصوف کا قائل نہیں ہے مگر دھوکہ، گمراہی اور حماقت کی وجہ سے ہاں جس نے تقیہ کے طور پر (صوفیت کی طرف) اپنی نسبت کی اس پر کوئی گناہ نہیں ہے'' (۱).

اور دوسرے طریق سے یہ روایت آئی ہے جس میں لفظ صوفی کی صراحت ہے، فرمایا: جو شخص تقیہ کے طور پر اپنے آپ کو صوفی کہے اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ (۲)

الاردبیلی کہتے ہیں: اس کی علامت یہ ہے کہ وہ صرف نام کی حد تک رہے، ان کے باطل عقائد میں سے کسی بھی عقیدے کا قائل نہ ہو۔ (۳).

الحر العاملی اس روایت پر تعلیق لگاتے ہوئے کہتے ہیں: میں کہتا ہوں: مذکورہ نام رکھنے اور ان کے بعض یا مکمل عقائد کے باطل ہونے کی تصریح میں مبالغہ کچھ

---

(۱) حدیقۃ الشیعہ (۲۵۱).

(۲) ایضاً (۲۵۱)

(۳) ایضاً (۲۵۱)

زیادہ ہے، کیونکہ باطل عقیدے کی صفت ہے، اگر وہ تخصیص کے لئے ہے تو پہلا ہے، اور اگر توضیح کے لئے ہے تو دوسرا ہے، یہ بات کسی پر مخفی نہیں ہے کہ تقیہ اعتقاد میں موافقت کو واجب نہیں کرتا ہے کیونکہ مخالف اس پر مطلع نہیں ہوسکتا، اور بناضرورت اختیاری طور پر تقیہ حرام ہے بلکہ اسے (بناضرورت تقیہ کا استعمال جائز نہیں ہے) حق نہ ماننا اور بقدر ضرورت اس پر اضافہ کرنا حرام ہے، اسی وجہ سے اعمال کا تذکرہ نہیں کیا گیا کیونکہ ہوسکتا ہے اظہار سے بچنے کے لئے تقیہ کرنا پڑے(۱).

---

(۱) الرسالۃ الاثنا عشریۃ (ص ۳۱).

خاتمہ

کتاب کا مطالعہ کرنے والے عزیز بھائی! شیعوں کے معصوم ائمہ کے کلام، ان کے جملہ مراجع اوران کے قدیم وجدید علما کی باتوں سے امامیہ شیعوں کا موقف صوفیت کے بارے میں کیا ہے یہ آپ پر بالکل عیاں ہو چکا ہے، اوراس کا خلاصہ کچھ اس طرح ہے:

صوفیہ شیعوں کی نظر میں یہود ونصاری سے بڑے کافر ہیں..

وہ اس امت کے مجوسی ہیں..

صوفیہ جہنمی ہیں..

یہ بھگوڑے اور ملعون ہیں..

تصوف کا نام ان حکما کے لئے استعمال کیا جاتا تھا جو راہ راست سے ہٹے ہوئے تھے..

پھر زندیقوں کی ایک ٹولی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کے دشمنوں کا نام اس سے جڑ گیا..

شیعوں کی نظر میں صوفیوں کی یہ حقیقت ہے..،اور یہ اس کا حکم ہے..

شیعوں کے شعارات کی موجودگی میں کیا آج بھی ہم دھوکہ کھا جائیں گے

کہ یہ جماعت وحدت کی دعوت دیتی ہے؟

کیا ہم اس بات کو سچ تسلیم کرلیں کہ یہ لوگ اہل سنت سے محبت کرتے ہیں؟

خواہ وہ صوفی ہوں یا نہ ہوں؟

آج کے بعد قوم کے تقیہ سے نہ تو ہم دھوکہ کھائیں گے، اور نہ ہی ان کی چکنی چپڑی باتوں میں آئیں گے، اور جب تلک یہ صوفیوں کے عقائد سے براءت نہ ظاہر کریں، قرآن کریم اور سنت نبوی شریف کا عقیدہ اختیار کرکے ضلالت وگمراہی اور سبائی عقیدہ کو پس پشت نہ ڈال دیں ان کے ساتھ مفاہمت ناممکن ہے.

ہر عقل مند کے لئے یہ بات دو دو چار کی طرح واضح ہے کہ موجودہ شیعہ اپنے سلف کے سچے پیروکار ہیں، ان کے متقدمین اور متاخرین کے مابین کوئی فرق نہیں ہے، مگر کسی عمل میں تقیہ کے بقدر!!

اور درود وسلام اور برکت نازل ہو ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے آل اور تمام صحابۂ کرام پر۔

شیعیت کی تردید میں چند مراجع

☆ فتاوی شیخ الاسلام ابن تیمیہ۔
☆ شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی منہاج السنہ۔
☆ شہرستانی کی الملل والنحل۔
☆ بغدادی کی الفرق بین الفرق۔
☆ اشعری کی مقالات الاسلامیین۔

عصر حاضر کے مصنفین

☆ علامہ احسان الٰہی ظہیر کے جملہ مولفات۔
☆ ڈاکٹر ناصر القفاری کی (مسألة التقريب)۔
☆ ڈاکٹر ناصر القفاری کی (أصول مذهب الشيعة الاثني عشرية)۔
☆ شیخ محمد مال اللہ کے جملہ مولفات۔
☆ عبداللہ الجمیلی کی (بذل المجهود في مشابهة الروافضة لليهود)۔
☆ عبداللہ الموصلی کی (حتى لا ننخدع)۔

☆ عبداللہ السّلفی کی (الشيعة الاثنا عشرية وتكفيرهم لعموم المسلمين)۔

☆ عبداللہ بن عبدالعزیز کی (من قتل الحسين)۔

☆ عبداللہ الناصر کی (البرهان في تبرئة أبي هريرة من البهتان)۔

☆ ڈاکٹر ابراہیم الرحیلی کی (الانتصار للصحب والآل)

☆ شیخ عثمان الخمیس کی (كشف الجاني محمد التيجاني)۔

☆ شیخ خالد العسقلانی کی (بل ضللت في رد أباطيل التيجاني)۔

☆ ڈاکٹر علی السالوس کی (مع الاثني عشرية في الأصول والفروع)۔

☆ شیخ سلیمان الجبہان رحمہ اللہ کی (تبديد الظلام وتنبيه النيام على خطر التشيع على المسلمين والاسلام)۔

☆ اس کے علاوہ بہت ساری کتابیں ہیں جو شیعیت کی تردید میں لکھی گئی ہیں، اوپر فقط مثال کے طور چند کتابوں کا نام دیا گیا حصر کے طور پر نہیں۔

☆☆☆

اثنا عشریہ شیعوں کی تردید کے لئے اہم ترین ویب سائٹس

☆ دفاعِ سنت نبوی نیٹ ورک:

hhttp://www.dd-sunnah.net

☆ فیصل نور ویب سائٹ:

hhttp://www.fnoor.com

☆ برہان ویب سائٹ:

hhttp://www.albrhan.com

☆ ہدایت پانے والوں کی ویب سائٹ:

hhttp://www.wylsh.com

☆ خمینی کی حقیقت:

hhttp://www.khomainy.com

☆ شیعہ حقائق گائڈ:

hhttp://dhr12.com

☆ البینۃ ویب سائٹ:

hhttp://www.albainah.net

☆ انصار الحسین ویب سائٹ:

hhttp://www.ansar.org

☆ المنہج ویب سائٹ:

hhttp://www.almanhaj.com

☆ ایران میں اہل سنت کی ایسوسی ایشن:

hhttp://www.isl.org.uk

☆ امام مہدی سائٹ:

hhttp://www.al-almhdi.com

فہرس

عناوین	صفحات
مقدمہ..	۵
اہل تصوف اور امامیہ شیعوں کے عقائد میں اختلاف	۱۲
امامیہ شیعہ قرآن میں تحریف کے قائل ہیں	۱۳
شیعوں کے نزدیک قرآن علی کے بغیر حجت نہیں	۱۷
شیعوں کا عقیدہ ہے کہ قرآن کی معرفت صرف ائمہ کو ہے	۱۹
بقول شیعہ مکمل قرآن ان کے اور ان کے دشمنوں کے بارے میں....	۱۹
سنت نبویہ کے متعلق امامیہ شیعہ کا موقف	۲۲
صحابۂ کرام کے بارے میں امامیہ شیعوں کا موقف	۲۸
امہات المومنین کے متعلق شیعوں کا موقف	۳۴
قریش کے دو بتوں والی دعا	۳۹
صوفیوں کے متعلق امامیہ اثنا عشریہ شیعوں کا موقف	۴۱
امامیہ شیعوں کے نزدیک اہل تصوف بد بخت، ملعون اور...	۴۲
امامیہ شیعوں کے نزدیک اہل تصوف یہود اور کافروں سے...	۴۶

فہرس

عناوین	صفحات
اہل تصوف کی بابت اثنا عشریہ شیعی ائمہ کا موقف	۴۹
امام صادق صوفیوں کو اہل بیت کا دشمن مانتے ہیں اور صوفیوں پر رد...	۵۰
امام صادق کا اہل تصوف کی بابت موقف، آپ صوفیوں کے عقیدے کو فاسد...	۵۱
تصوف کی بابت امام موسی بن جعفر کا موقف	۵۲
امام رضا صوفیوں کو گمراہ اور احمق مانتے ہیں اور صوفیوں پر رد...	۵۴
اہل تصوف کے متعلق امام الہادی کا موقف یہ ہے کہ وہ نصاری اور...	۵۷
اہل تصوف کے متعلق امام العسکری کا موقف	۶۰
امامیہ شیعہ کے نزدیک تصوف باطل اور اس کے پیروکار کافر ہیں...	۶۱
صوفیوں کے متعلق ان امامیہ علما کا موقف جنہوں نے صوفیت کی تردید کی ان میں سے...	۶۴
احمد بن محمد آذر بائجانی کا رد جو مقدس اردبیلی سے معروف ہیں	۶۴
شیخ مفید کا رد	۸۷
شیخ ابوجعفر بن بابویہ المجلسی کا رد	۶۸
نعمت اللہ الجزائری کا رد	۷۱
شہاب الدین النجفی المرعشی کا رد	۷۲

فہرس

عناوین	صفحات
محمد بن طاہر بن محمد بن حسین الشیرازی النجفی القمی کا صوفیوں پر رد	۷۴
شیرازی کی نظر میں صوفیہ یہود ونصاری سے بڑے کافر ہیں	۷۵
محقق بیدار فر اہل تصوف کو کافر اور زندیق کہتے ہیں	۷۶
دور حاضر کے لبنانی صاحب دستار محمد جمیل حمود العاملی کا صوفیوں پر رد...	۷۷
حالت تقیہ کے سوا اپنے آپ کو صوفیت سے موسوم کرنا جائز ہے...	۸۰
خاتمہ	۸۵
شیعیت کی تردید میں چند مراجع	۸۷
اثنا عشری شیعوں کی تردید کے لئے اہم ترین ویب سائٹس	۸۹
فہرس	۹۱

اس کتاب میں:

اس کتاب میں آپ کو ملے گا کہ امامیہ شیعہ اس بات کا اعتقاد رکھتے ہیں کہ صوفیہ کا کفر یہود ونصاری کے کفر سے بڑھ کر ہے، اور یہ ملعون اور اللہ کی رحمت سے دور ہیں، یہ اس امت کے مجوسی اور خاندان رسول کے دشمن ہیں اور صوفیوں پر رد کرنے والا اس شخص کی مانند ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں کافروں سے جہاد کیا ہو۔

کتاب میں آپ کو ملے گا کہ صوفیوں کے متعلق شیعہ امامیہ کا جو موقف ہے وہی موقف ان کے معصوم ائمہ اور ان کے متقدمین ومتاخرین علما کا بھی ہے۔

اہل تصوف کو اس بات کا علم ہونا چاہیے کہ شیعوں کا یہ کہنا کہ آل بیت سے محبت، ان کی توقیر وتعظیم اور ان کی پیروی یہ ایسی چیز ہے جو شیعوں اور صوفیوں کو ایک کرتی ہے، اور یہ ایسا پل ہے جو دونوں میں بھائی چارگی اور آپسی محبت میں اضافہ کرتی ہے، یہ بطور دھوکہ ہے، کیونکہ یہ باتیں وہ بطور تقیہ کہتے ہیں، اور تقیہ ان کا ایسا ہتھیار ہے جس سے وہ مخالفین کو دھوکہ دیتے چلے آرہے ہیں۔

شیعہ اہل سنت والجماعت سے صرف اس لئے قریب ہوتے ہیں تاکہ سیدھے سادے عوام کو دھوکہ دیں اور ان کے درمیان اپنے مذہب کی نشر واشاعت کرسکیں۔

تو کیا ہم شیعوں کے تقیہ سے دھوکہ کھائیں گے؟ اور ان کے اس قول سے کہ ہم اہل سنت سے محبت کرتے ہیں اور ان سے قریب ہونا چاہتے ہیں ان کے دام میں پھنس جائیں گے؟